

رجسٹرو ایل نمبر ۲۶۵۰

ماہواری  
رسالہ

شمس  
الاکبر  
جیرہ

مدیرینہ ظہیر احمد بگوی

# بیادِ گل

اعلیٰ حضرت جامع الشرحیت والطرقت فخر العیسا و قدوة السالکین  
زبدۃ العارفین امام العاشقین مولانا محاج محمد ذاکر فکری نور اللہ مرقہ  
اعراض و مقاصد

۱۷ اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ - تبلیغ و اشاعت اسلام  
(۲) اصلاح رسوم (۳) احیاء و اشاعت علوم دینیہ

## قواعد و ضوابط

۱۷ رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ مگر جو صاحب پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ رقم خبر  
اعانت ارسال فرمائیں گے وہ معاون خاص متصور ہونگے ایسے حضرات کے اسماء گرامی شکریتہ  
کے ساتھ درج رسالہ ہوا کرینگے (۲) غریب اور مفلس اشخاص اور طلباء کیلئے رعایتی قیمت  
ڈیڑ روپیہ سالانہ مقرر ہے (۳) ممبران حزب الانصار اور حزب الانصار کے معاونین کی خدمت  
میں رسالہ بلا معاوضہ بھیجا جائیگا۔ چند ممبری کم از کم چار آنہ ماہوار مقرر ہے (۴) جو صاحب کم  
از کم پانچ خریداریں گے۔ وہ معاونین میں شمار ہوں گے۔ اور ان کی خدمت میں انکی خواہش پر  
ایک سال کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا۔ (۵) بذریعہ دی۔ پی ارسال کرنے پر ہم زیادہ  
خارج ہوتے ہیں نیز بعض اصحاب دی۔ پی واپس کرتے ہیں اسلئے دفتر کا نقصان ہوتا ہے لہذا  
جملہ خریداران زرخندہ بذریعہ آردار ارسال فرمایا کریں (۶) نمونہ کار پرچہ ہر کالٹ آنے پر ملے گا۔  
صفت نہیں بھیجا جائیگا (۷) رسالہ ہر گزیری ماہ کے پہلے ہفتہ میں بھیرہ سے ڈاک میں  
ڈالا جاتا ہے۔ چونکہ رسائل کے چوروں کی آجکل کثرت ہے اس لئے جس صاحب کو  
نہ ملے وہ دوسرے ماہ کی کیم سے پہلے اطلاع دیں۔ ورنہ دفاتر ذمہ وار نہ ہوگا۔ جملہ  
خط و کتابت و ترسیل زرخندہ

پنجبر رسالہ شمس اسلام بھیرہ (پنجاب) ہونی چاہئے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

# شمس الاخبار

بھیرہ

نمبر	ماہ و نمبر	بابت	نمبر
۱	۱۹۳۲ء	مطابق ماہ شعبان ۱۳۵۱ھ	۱
نمبر	فہرست مضامین	صفحہ	نمبر
۱	شدائے	۲	۱
۲	گزارشات	۵	۲
۳	اعتذرا	۶	۳
۴	معراج الہی	۷	۴
۵	فرقہ شیعی کی عجیب و غریب باتیں -	۹	۵
۶	تاجدار مدینہ کی محبت	۱۶	۶
۸	برق آسمانی بر زمین قادیانی	۱۶ تا ۲۴	۸
	از ابو النور مولوی محمد بشیر صاحب لکھنؤ		
	از ابو الاثر حقیق جالندھری -		
	(از مدیر)		

# شذرات

جو لوگ روافض اور میرزائیوں سے سیاسی اتحاد کے متمنی ہیں۔ انہیں آنکھیں کھول کر شیعہ و میرزائی جماعتوں کے موجودہ طرز عمل کا مطالعہ کرنا چاہئے اس وقت ہندوستان بھر میں کوئی حنفیہ مائی سکول یا حنفیہ کالج موجود نہیں اہل سنت نے کروڑوں روپیہ کے صروف سے کالج اور کتب خانے قائم کئے مگر ان کو اپنی جماعت کیلئے مخصوص نہ رکھا۔ شیعوں اور میرزائیوں کیلئے ان کا دخل کھلا رہا۔ اہلسنت کی اس رواداری سے شیعوں نے سبق حاصل نہ کیا۔ اور انہوں نے مسلمانوں سے علیحدگی ہی رکھی۔ اس ہندوستان میں شیعہ کالج۔ شیعہ تعلیم خانہ اور شیعہ مشن کا وجود شیعوں کی فرقہ دارانہ ذہنیت اور اسلام سے دشمنی کے نتیجے میں کافی تھا۔ مگر حال ہی میں شیعوں نے شیعہ پولیٹیکل کے کانفرنس کے انعقاد سے دنیا پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ شیعہ قوم کسی طرح بھی مسلمانوں سے اتحاد و عمل کی روادار نہیں ہو سکتی۔ سیاسی مسائل میں بھی ان کی جماعت کا نظریہ عام مسلمانوں سے علیحدہ رہے گا۔ اور سیاسیات پر بھی وہ بحیثیت شیعہ ہونے کے غور کریں گے مظلومین ریاست اور میں شیعہ دُستی عرض ہر فرقہ کے مسلمان شامل تھے۔ ہزارائیں نواب صاحب و ایسے ریاست رام پور کی سفارش سے شیعہ محبوبین رکھا کر دئے گئے۔ اس پر شیعہ پولیٹیکل کانفرنس نے اپنے صدر راجہ غنصر علی خان کی صدارت میں مہاراجہ اور کے شکریہ کی ایک قرارداد پاس کی۔ حالانکہ ابھی بیسیوں مسلمان اور کے جیلوں میں مصائب کے دن کاٹ رہے تھے۔ مگر شیعوں کو صرف اپنے ہم عقیدہ اشخاص کی رہائی سے غرض تھی۔ شکریہ کاریزو لیشن پاس ہوا اور شیعوں نے ثابت کر دیا۔ کہ ان کے دل میں مسلمانوں کیلئے ہمدردی کا جذبہ رائی کے دانہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ راجہ غنصر علی خان صاحب پنڈو اونخان ضلع جہلم کے رہنے والے ہیں۔ اور اپنے آپ کو غیر متعصب اور رواداری کا

پیکر ظاہر کیا کرتے ہیں۔ جو شخص سینکڑوں مسلمانوں کو زندان بلا میں اسیر دیکھ کر بھی صرف اپنے چند ہم عقیدہ اشخاص کی رہائی سے مہاراجہ اور کا شکر یہ ادا کرنے کیلئے بے قرار ہو جائے۔ اس کی دلی کیفیت اور اس کے عزائم کا صرف اسی واقعہ سے انکشاف ہو سکتا ہے۔ کاش مسلمان آنکھیں کھولیں اور دوست و دشمن میں پہچان کریں۔ اور شیعوں و میرزائیوں سے اتحاد و اشتراک عمل سے باز آئیں۔ ❖

گزشتہ ایک ماہ کے عرصہ میں متعدد مقامات پر میرزائیوں کو بری طرح مناظروں میں ناکامی و شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ موضع بہلول پور چک ۱۳۷ علاقہ سانگہ میں مہر محمد سلیم و مہر عبد الغفور مناظر سے مولانا محمد مسلم صاحب لائبریری مولانا محمد مسعود صاحب الہڑوی و مولوی لال حسین اختر کے ساتھ حیات مسیح ختم ہوئی۔ و صدق و کذب میرزا پر ثابت ہوئے۔ جن میں میرزائیوں کو شاندار ہزیمت ہوئی۔ دو میرزائیوں نے میرزائیوں کے شیخ پر کھڑے ہو کر قبول اسلام کا اعلان کیا۔ نعرہ لگے تکیہ کیا تب مسلمان انہیں اپنے شیخ پر لے آئے۔ مناظرہ میں محمد سلیم نے البشرے میں مندرجہ پیشگوئی دربارہ عالم کباب سے انکار کر دیا۔ مولوی لال حسین صاحب نے کہا کہ اگر تم کبہد و کہ میرزا صاحب کا یہ الہام نہیں ہے۔ تو پانچ صد روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ سلیم کے چہرہ سے بدحواسی و پریشانی نمایاں تھی۔ اور وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔

اسی طرح موضع کا ہنودان ضلع گورداسپور۔ قادیان سے چند میل کے فاصلہ مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب کو لو تارڑوی۔ و مولوی محمد مسعود صاحب کے ساتھ محمد سلیم کا مناظرہ ہوا۔ اسلامی مناظرے نور الحق کے حوالہ سے یہ ظاہر کیا کہ میرزا قادیانی ماہ رمضان میں خسوف و کسوف کے قول کو فرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے قادیان مناظرہ کسی حدیث کی کتاب سے اسکا

حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ثابت کر دے۔ محمد سلیم قادیانی نے کہا۔ کہ بحار الانوار میں یہ حدیث موجود ہے۔ اس پر مولانا ابوالقاسم نے دریافت کیا کہ بحار الانوار کس مذہب کی کتاب ہے ؟

محمد سلیم :- مسلمانوں کی ہے ۔  
 مولانا ابوالقاسم :- مسلمانوں کے ۷ فرقے ہیں بتاؤ کس فرقے کی ہے ؟  
 محمد سلیم :- میں نہیں بتا سکتا  
 مولانا :- اچھا بتاؤ یہ کس کی تصنیف ہے ۔

محمد سلیم :- یہ امام باقر کی تصنیف ہے ۔  
 مولانا :- اگر تم یہ ثابت کر دو کہ بحار الانوار امام باقر کی تصنیف ہے۔ تو یکے بعد دیگرے انعام حاصل کر دو گے ؟

محمد سلیم :- اگر امام باقر کی نہ ہوگی۔ تو بارہ اماموں میں سے کسی امام کی تصنیف ہوگی  
 مولانا :- بارہ امام کون ہیں۔ ان کے نام دو۔

محمد سلیم :- بارہ امام جو مشہور ہیں  
 مولانا :- ان کے نام بتاؤ ۔

محمد سلیم :- میں نہیں بتا سکتا۔ آپ بتائیں ؟

مولانا :- اچھا اگر تم نہیں بتا سکتے۔ تو اگر تم بارہ ائمہ اہل بیت جو مشہور ہیں۔ ان میں سے یہ کتاب کسی کی تصنیف ثابت کر دو۔ تو ایک ہزار روپیہ انعام حاصل کر دو گے  
 اسپر محمد سلیم بالکل مبہوت و ششدر اور پریشان ہو گیا۔ اور اسی پر مناظرہ ختم ہو گیا۔



انجن مشبان المملین بٹالہ کے سالانہ جلسہ پر مورخہ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ نومبر ۱۹۳۲ء  
 میرزا ائیت کے پرچھے اڑائے گئے۔ علماء کی تقاریر نے قصر میرزا ائیت میں ہلچل مچا دی  
 جلسہ کو ناکام بنانے کی تمام سعی میں میرزائی ناکام رہے۔ حکام مجاز کے سامنے  
 روئے مگر کچھ بیش نہ گئی۔ انجن کی طرف سے جو مناظرہ کا چیلنج دیا گیا تھا۔ اس کے جواب

سے عرصہ ایک سال سے قادیانی بالکل خاموش ہیں۔ انہیں میدان مناظرہ میں آنے کی ہمت ہی نہ ہوئی۔ جلسہ کے موقع پر خاکار مدیر نے فقہ میرزا بیہ اور اتحاد اور دہریت کے فتن کے روکنے۔ مغرب و مشرق کی نامسلمان دنیا میں اسلامی تبلیغ کے لئے زبردست منظم ماسعی کے لئے مجلس دعوت و ارشاد کے قیام کی تجویز پیش کی۔ اہم علماء کرام نے اس تجویز کو پسند فرمایا۔ اور ایک عارضی سب کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے صدر مولوی طہر علی شاہ صاحب اور عارضی سیکرٹری مولوی لال حسین صاحب اختہ قرار پائے۔ انشا اللہ یہ مجلس مسلمانوں کے لئے باعث رحمت و برکت ثابت ہوگی۔ ہندوستان کے علمائے کرام سے اس کے کچھ کے متعلق استصواب کیا جا رہا ہے۔ \*

## گزارشات

ماہ نومبر میں مولوی عبدالرحمن صاحب مبلغ نے ملک وال۔ پنڈو ادنجان، خوشاب سلاواولی، نالیاں، دھینوٹ، چک ملا، میانہ گوندل، منڈی پھلرون وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔ مولوی کرم الدین صاحب مبلغ نے چک ملا، چک شمالی، چک ۱۹ شمالی، ساہی وال، بلہ وغیرہ کا دورہ کر کے لوگوں کو پیغام حق سنایا۔ خاکسار مریخ اس ماہ امرتسر بمقام حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جانا پڑا۔ بعد ازاں شہار کے جلسہ شباب المسلمین میں شرکت کا موقع ملا۔ الحمد للہ کہ خاکسار کی دیرینہ آرزو برآئی۔ یعنی میرزا نیت والحاد کے منظم مقابلہ کے لئے مجلس دعوت و ارشاد لاہور کی داغ بیل بٹالہ میں ڈالی گئی۔ دارالعلوم عزیز بھیرہ میں اس وقت تعداد ترقی پر ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں تعطیلات کرنے کا ارادہ نہیں۔ اس لئے ماہ رمضان بھی تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رہے گا۔ حزب الانصار کی مالی حالت کی اصلاح کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔

# اعتذار

یکم ستمبر سے ۱۵ اکتوبر تک میرزا بیوں کے مسلسل تعاقب میں مصروفیت رہی۔ ڈیڑھ ماہ کی غیر حاضری سے دارالعلوم و دیگر اداروں کو کافی حد پہنچا۔ اس لئے کئی دن اصلاح امور میں صرف ہوئے۔ بعد ازاں مناظروں کے نوٹ جمع کر کے روئیداد مرتب کرنے کی سعی کی گئی۔ مگر یہ کام اندازہ سے زیادہ مشکل ثابت ہوا۔ آخر میں میرزا بیوں کے رد میں ایک نکل کتاب قلمبند کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کا نام **برق آسمانی بر خرمین قادیانی** تجویز کیا گیا۔ اس سبب سے کیفیت منظرہ درج کرنے کے وعدہ کا ایفانہ ہو سکا۔ بعض اصحاب کی طرف سے ناراضگی کے خطوط بھی آئے ہیں۔ جملہ قارئین کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کی جاتی ہے۔ کہ خاک رکی مقصود فیتوں، مجبوریوں، معذوریوں کو مدنظر رکھ کر اس اخیر کو قابل غفودر گذر سمجھیں، انشاء اللہ دیر آند در مست آید، کا مقولہ صحیح ثابت ہو گا۔

برق آسمانی کا حصہ اول اٹلھجہ وقف علیہ عثمانیہ میرزا کا ایک حصہ اسی رسالہ میں درج کیا گیا ہے۔ حصہ دوم میں میرزا کے خلفاء و میرزا محمود و مولوی نور الدین بھیرہ کے عثمانیہ درج ہو گئے۔ اور حصہ سوم میں مناظرہ و تعاقب کی کیفیت نمکمل۔ انشاء اللہ درج کی جائے گی۔



## حزب الانصار کا عظیم الشان سالانہ جلسہ

مورخہ ۹ - ۱۰ - ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء بروز جمعہ و شنبہ و اتوار بمقام جامع مسجد بھیرہ منعقد ہو گا۔ نامور علمائے کرام و مجاہدہ نشیناں پنجاب کو دعوت دی گئی ہے۔ صاحب بائیس تشریف لائے گا۔ اصحاب عوام کے مطابق گرم کپڑے اور بستریہ میرا لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام حزب الانصار کی طرف سے ہو گا۔ غنائی پنجاب کا بے نظیر اسلامی اجتماع قابل دید ہے۔



# معراج النبی

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے۔

(از مولوی عبدالرحمن صاحب مبلغ حزب الانصا بھیر)

سبحان الذی اسریٰ بعبداً لیلۃً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی  
 بالکونین لہ لزمیر من ایتنا انه هو السمیع البصیر۔ ترجمہ: وہ پاک  
 ذات ہے جو اپنے بندہ کو تھوڑے سے وقت میں شب کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ  
 تک لے گیا۔ جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں۔ تاکہ ہم اپنے کچھ عجائبات  
 قدرت دکھائیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے اور دیکھنے والے ہیں۔ اس عالم الغیب  
 اور عالم مافیہ الصدور کو معلوم تھا۔ کہ ملاحدہ دنیا چرہ و طبقہ میرزا نیہ بفرق معترکہ کی پڑی  
 میں معراج جسمانی کے منکر ہو جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ جسم  
 خاکی آسمان پر چلا جائے۔ اور پھر نہایت قلیل وقت میں اتنا طویل سفر طے کر آئے۔ بلکہ معراج  
 اکیسے الفاظ میں بیان فرمایا۔ جس سے ان سب کے اعتراضات کا جواب مل سکتا ہے۔ شروع  
 میں لفظ سبحان فرمایا۔ کہ وہ ذات تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا  
 ہے۔ اس کے نزدیک کوئی امر محال نہیں۔ قرآن کریم میں لفظ سبحان کا استعمال امور متعجبہ کے  
 بعد ہوا کرتا ہے۔ پھر لفظ اسریٰ بعبداً کہا۔ اسریٰ کی مصدر اسرا ہے۔ جس کے  
 معنی رات کے حصہ میں بحالت بیداری سفر کرنے کے ہیں۔ دیکھئے لوط علیہ السلام کو فرشتوں  
 کے ذریعہ یہ ارشاد ہوتا ہے۔ فاسر یا هلاک یقطع من اللیل ط کہ آپ اپنے اہل کو  
 راتوں رات یہاں سے لیجائے۔ موسیٰ علیہ السلام کو بھی انہی الفاظ میں حکم صادر ہوتا ہے  
 فاسر بعبادی لیلۃً انکم متبعون ط آپ میرے بندوں کو راتوں رات یہاں سے لے چلو  
 فرعون تمہارا تعاقب کر گیا۔ عجبداً کا لفظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جہاں بھی قرآن  
 کریم میں آیا ہے۔ وہاں اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مقدس ہی مراد ہے۔ سینے  
 و ان کنتم فی ریب عما نزلنا علی عبدنا ط تبارک الذی نزل الفرقان علی عبداً

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ۱۲ قرآن مجید میں واقعہ اسرار اور معراج جہانی  
 کئی آیات سے نمائندگی ہے سودۃ والنجہ میں اس کی تصریح موجود ہے۔ کتب احادیث  
 اور خصوصاً صحاح میں مدح ہے۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج کا حال  
 بیان فرمایا۔ تو کفار مکہ نے عجیب و غریب باتیں بتانی شروع کر دیں۔ خصوصاً ابو جہل نے  
 بہت اعتراض کئے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہا۔ کہ آج تمہارے  
 محبوب عجب داستان سنا رہے ہیں۔ کہ میں قلیل وقت میں ہزار میل سفر طے کر آیا  
 ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت کو دیکھ آیا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے  
 کہا کہ مجھے اس بات میں شک ہے۔ کہ آیا حضور نے یہ باتیں بتائی ہیں یا کہ نہ اگر انھوں  
 صلعم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ تو بلا شک و شبہ صحیح ہے ایسا ہی ہوا ہوگا۔ حضور  
 نے اس گفتگو کو سن کر حضرت ابوبکر کو صدیق کا خطاب عطا فرمایا۔ کفار نے نبی کریم صلعم  
 سے بیت المقدس کا نقشہ دریافت کیا۔ حضور سرور کائنات نے تمام حالات بیان فرما  
 دیے۔ یہ سب واقعات قطعی طور پر اس امر پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ حضور کو سبانی معراج  
 ہوا ہے۔ ورنہ اتنے اہتمام کیساتھ کفار بات چیت نہ کرتے۔ اگر یہ کہا جائے کہ بعض  
 روایات میں مطرح روحانی کا ذکر ہے۔ تو اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو کئی دفعہ معراج روحانی بھی ہوا۔ مگر معراج جہانی صرف ایک دفعہ ہوا  
 جس کا ذکر قرآن مجید و احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ اسکا انکار کرنا حد درجہ سفاکیت  
 و حماقت ہے۔ بعض ملاحدہ حضرت عائشہ صدیقہ کا قول صاف قلصت جسد  
 رسول اللہ پیش کرتے ہیں۔ مگر یہ موضوع ہے اور اس کا راوی جھوٹا ہے۔

(والفضل ما شہدت بہ الاعل)

میرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمان  
 پر جسم کیساتھ چڑھنا اور پھر جسم کیساتھ اترنا ایسا عقیدہ نہیں جس پر صدر اول  
 کا اجماع تھا۔ (ازالہ مشابہ) باقی آجکل کے فلسفیوں کا کیا کہنا ان کی سب  
 باتیں باز یچہ اطفال ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم و امر پر کیسے حاوی ہو سکتے ہیں۔  
 (فقط)

# فرقہ شیعہ کی عجیب و غریب باتیں

(از ابو النور مولوی محمد بشیر صاحب کوٹلی لوماراں مغربی)

فرقہ شیعہ ایک ایسا دریدہ دہن اور فاحش فرقہ ہے۔ کہ اس کی فحش گوئی اور دریدہ دہنی سے وہ پاک اور عظیم الشان مہتیاں جن کے طفیل اسلام نے عالم میں اشاعت پائی۔ بھی محفوظ نہیں۔ انہوں نے ان کی شان میں ایسی ایسی ناشائستہ اور اہمیات باتیں لکھیں اور کہیں۔ کہ بچہ بھی سننے تو کہہ دے کہ ان میں خوف رب قہار کا نشان تک نہیں۔

یہ دت سمجھے۔ کہ یہ فرقہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کا ہی دشمن اور انہیں سے بیزار ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کافی الواقعہ یہ محب و جاں نثار ہے نہیں نہیں۔ یہ تقیہ باز فرقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی خوب جی بھر کے توہین کرتا ہے۔ اپنے الم غلام کہ جن کی غلامی کا یہ دم بھرتا ہے۔ درپردہ ان پر بھی قسم قسم کے بہتان جڑتا ہے۔ طرح طرح کی نامعقول و نالائق روایات کو ان کی طرف منسوب کرنا اور ان کے رتبہ و پایہ کو خلق اللہ کی نگاہ سے محبوب کرنا اس کا دستور ہے۔ مختصر یہ کہ یہ تقیہ باز فرقہ ظاہر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا محب اور باطناً علی سے دود ہے۔

شیعوں کی کتابیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے بعض ایسی ایسی باتیں لکھ ڈالی ہیں۔ جو بالکل نامعقول اور پُر زحمت ہیں۔ پھر انہیں اللہ عظام اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جو سراسر ان عظیم الشان مہتیوں کی ہتک اور توہین ہے۔ چنانچہ سینے۔

شیعہ کی پہلی عجیب بات <sup>۱</sup> عقل الشرائع ص ۲۷ پر لکھا ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا۔ کہ

یہ شیعوں کی ایک معتبر کتاب ہے۔ بہارِ پاس جو ہے۔ اس پر صفحہ ۱۱۱ کے ہند سے مطبوع ہیں۔ ہم نے ہند سے خود لکھے۔ ۱۲۔ بشر۔

کہ حضور آپ کا پیٹ کیوں اتنا بڑا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ (ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بائنا من العلم ففتح ذلک الباب الف باب فاذا وہم فی بطنی ففتحت عن ضلوعی۔ یعنی حضور علیہ السلام نے مجھے علم کا ایک دروازہ سکھایا۔ اور اس دروازہ نے علم کے نزار دروازے کھول دیئے۔ تو وہ علم میرے پیٹ میں جمع ہو گیا۔ تو میری پسلیاں پھول گئیں۔ (معاذ اللہ) اے آسمان اللہ شیعہ! کیا ہی عجیب وجہ بیان کی۔ اور خوب ہے تمہارا بہتان بھی۔ خدا ربیع کہنا۔ کہ اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعظیم ہے۔ یا نوین۔ اوہم لوگ ان کے معظّم ہوا ہین۔ ارے اس سے تو یہ لازم آیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت کم علم تھے۔ اس لئے کہ حسب ظرف مظروف سماتا ہے۔ تو علم کے نزار دروازوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو اتنا ہی علم ملا۔ جتنا کہ بطن مبارک گنجائش رکھتا تھا۔ جتنا پھول سکا۔ اتنا ہی علم ملا۔ کیونکہ جب عند الشیعہ علم بھی مثل ہوا کے ٹھہرا۔ تو ہوا اگر کسی ٹیوپ میں بھری جائے۔ تو ہوا اس میں اتنی ہی سمائے گی۔ جتنی کہ اس ٹیوپ میں گنجائش ہوگی زیادہ بھرنے سے ٹیوپ پھٹ جائے گی۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک ٹیوپ ہو ہو۔ اور خدا کی جانب سے ہوا کے نزاروں دروازے کھلیں۔ تو وہ سب کی سب ہوا اس میں سما جائے۔ نہیں بلکہ ٹیوپ میں حسب گنجائش تھوڑی سی ہوا سمائے گی۔ تو اس طرح علم جو شیعوں کے ہاں ایک ہوا ہے۔ جب اس کے نزاروں دروازے کھل جائے۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بطن مبارک میں اتنا ہی سمایا۔ جتنی کہ وہاں گنجائش تھی۔ زیادہ نہیں۔ نیز ایک اور بات ہے۔ کہ اگر واقعی علم مثل ہوا کے ہے۔ تو چاہیے تو یہ تھا۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سر پھول جاتا۔ اور بہت بڑا ہو جاتا۔ اس لئے کہ علم کا مقام تو دماغ میں ہے۔ نہ کہ پیٹ اور اگر شیعوں کے ہاں علم کا مقام پیٹ ہی ہے۔ تو پھر علم کو اگر دق کہہ لیا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ نیز پھر شیعہ کو یہ بھی چاہیے۔





کہ آپ امیر المؤمنین ہو کر ایک واقعہ زنا کو ترویج قرار دیتے ہیں۔ اگر واقعی بغیر  
ایجاب و قبول بصفیہ نکاح اور بغیر نیت نکاح کے عالم تنہائی میں صرف عورت و  
مرد کا راضی ہو جانا ہی نکاح ہے۔ تو پھر دنیا میں زانی کسی کو موت کہنے پر عموماً....  
فساق زنان یا زاری سے بد فعلی کرتے ہیں۔ یہ زنا نہیں۔ شیعوں کے ٹاں بھی  
نکاح ہے۔ یا اشارہ اللہ کیا مقبول مذہب ہے۔

منظور ہے کہ سیم تنوں کا وصال ہو مذہب وہ چاہیے کہ زنا بھی حلال ہو  
اے حضرات شیعہ! خوب یاد رکھو۔ کہ اس قسم کی نامعقول اور نالائق عدا یا شک  
کوئی اصل نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ماں ان بے اصل بیہودہ باتوں  
سے بالکل پاک و صاف ہے۔ تمہارے روادۃ احادیث نے اس تفسیر  
کے رنگ میں بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر نہایت قبیح اور نامعقول باتوں کا  
الزام دیا ہے۔ بالکل سچ کہا ہے۔ تمہارے عبد اللہ بن ابی یعفور نے امام جعفر صادق  
رضی اللہ عنہ سے کہ انی اخا لظاناس فیکثر عجبی من اتقوا امر لایتوکلونکم  
وایتوکلون فلا فاکھلمانۃ۔ وصدق و وفا۔ اتقوا امر لایتوکلونکم

یعنی میں لوگوں سے ملتا ہوں۔ تو میرا تعجب زیادہ ہوتا ہے۔ ان لوگوں سے جو تمہاری ولایت کو  
نہیں مانتے۔ اور ظان ظان (صدیق و عمر رضی اللہ عنہما) کی ولایت کو مانتے۔ ان کے لئے اتقوا  
بھی ہے۔ صدق بھی ہے۔ وفا بھی ہے۔ اور جو لوگ تمہاری ولایت کو مانتے ہیں۔ ان میں نہ  
وہ امانت ہے۔ نہ وہ وفا ہے۔ نہ وہ صدق ہے۔

درد علی لاکھ سے بھاری ہے گواہی تیری،  
پس معلوم ہوا کہ یہ لوگ بمطابق قول عبد اللہ بن ابی یعفور بے وفا ہیں۔ چنانچہ  
میں۔ جھوٹے ہیں۔ اب ان کی مصیبت کا حال دانشمند خود سمجھ سکتا ہے۔  
کہ کہاں تک ان کی روایات صحیح ہو سکتی ہیں۔ ان لوگوں کی یہ عادت تھی کہ من

لہ جب ان لوگوں میں صدق نہیں۔ تو جھوٹے ہوئے لہ جھوٹوں پر خدا لعنت کرتا ہے۔  
لعنة اللہ علی الکاذبین ۱۲ یہ لوگ محابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعنت کرتے ہیں۔ کہنا باللعنہ  
مگر ان خبر نہیں۔ کہ خود خدا پر لعنت کرتا ہے۔ یہ اس گستاخی کی سزا ہے۔

بھائی بات کو اپنے بزرگوں کی طرف منسوب کر کر ان کو بدنام کر دینا اور حلال کو حرام - حرام کو حلال کر لینا - چنانچہ معان الاخبار رشتی بعلل الشرائع غلط ہے کہ  
سئل ابو عبد اللہ علیہ السلام امام جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہ حدیث  
فقیل لہ ان ہولاء والاخبار یروون آئیے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہتے  
عن ابیک یقولون ان ابابک علیہ السلام ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ جب تو پہچان  
قال اذا عرفت فاعمل ما شئت ففہم لے - تو جو چاہے تو کر - ہیں اس روایت  
یستحلون بذالک کل محرم قال ما کم سے وہ حلال کو حرام کہتے ہیں - امام جعفر صلی  
لہم اللہ ۲ - غا قال ابی علیہ السلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ  
اذا عرفت ۲ حتی فاعمل ما شئت ان پر کھنت کر کے تیرے والد سے کہتے ہیں فرمایا ہے  
من حشر کہ جب تو حق کی پہچان لے لو گی اسے جو چاہے

وکر - ( نہ یہ کہ برا کام بھی کرتا چل )

اس روایت سے مثل روز روشن واضح ہو گیا - کہ ان لوگوں کی عادت یہ ہے -  
کہ اپنے بزرگوں کی طرف غلط نسبت کر کے انہیں بدنام کر دینا اور شرعاً حرام کو حلال  
اس روایت سے واقعہ زنا کا بھی حال کھل گیا - کہ حضرت علی کو کم از کم جبہ کی طرف  
ایک واقعہ نہ تو نکاح قرار دینے کی نیت تھی قصہ یار لوگوں کی سی عبادت طبع کا نتیجہ ہے  
نیز شاید اسی غلط روایت کی بنا پر کہ جب تو پہچان لے تو جو چاہے کر - واقعی  
لوگ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں - ان کی کتابوں میں جا بجا صلیبی و تعلقین سب و  
شتم کی ممانعت موجود ہے - حضرت شیخین رضی اللہ عنہما سے محبت رکھنے کا  
سبق سیاہ لباس کی ممانعت مرقوم ہے - مگر یہ ہیں کہ سب کچھ نہ کہتے جانتے ہیں  
عل الشرائع صلی پر لکھا ہے کہ حضرت علیؓ میں جو  
شیعہ کی تیسری عجیب بات آئی ہے - کہ کافر قیامت کے روز جہنم میں لے گا

شیعہ کی تیسری عجیب بات

کہ یا لیتنی کنت شوا یا - اس کا یہ مطلب نہیں - کہ اسے کالیہ عقل میں عقلی  
ہوتا - بلکہ قیامت کے دن جب کافر دیکھیں گے - جو اللہ تعالیٰ ہر نفس پر عمل کرتا ہے

یہ روایت صحیح ہے کہ ان لوگوں کی عادت یہ ہے کہ اپنے بزرگوں کی طرف غلط نسبت کر کے انہیں بدنام کر دینا اور شرعاً حرام کو حلال

لئے تیار کر رکھا ہوگا۔ تو وہ کہیں گے۔ یا کیتنی کنت ترواباً؟ من شیعۃ علی لے کاش میں شیعہ علی ہوتا۔ یعنی آیت میں جو لفظ ”ترواب“ ہے۔ اس سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ”ابو تراب“ مراد ہے۔ گویا کافر یہ کہیں گے۔ کہ اے کاش میں ابو تراب کا شیعہ ہوتا۔

(جل جلالہ) کس چستی سے عقل پر پردہ ڈالا جاتا ہے۔ کس طرح الٹ پلٹ کر ایک غیر معقول بات بنائی گئی ہے۔ کوئی عقل کا اندھا ہی اسے تسلیم کریگا۔ کہاں ”یالیتی کنت ترواباً؟“ اور کہاں ”یا کیتنی کنت من شیعۃ ابی تراب؟“ واللہ اعلم“ کس مصلحت سے اللہ تعالیٰ نے کنت من شیعۃ ابی تراب“ سے لفظ شیعہ بھی نکال دیا اور لفظ ”کنت“ ابی بھی نکال دیا۔ حالانکہ ان دونوں کا بقا ضروری تھا۔ اس لئے کہ صرف لفظ ”ترواب“ کے بولنے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نہیں سمجھ جاتے۔ جب تک کہ اس لفظ ”ترواب“ کے ساتھ ”ابی“ نہ کہا جائے۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ ”ابی تراب“ تھے۔ ”ترواب“ نہ تھے۔ یونہی لفظ شیعہ کا بقا بھی ضروری ہے۔ اس لئے کہ اگر یہ نہ ہو۔ تو پھر عبارت یوں ہوگی۔ یا لیتی کنت ابی تراب“ معنی یہ ہوگا۔ کہ اے کاش میں ابو تراب یعنی علی ہوتا۔ تو یہ بالاتفاق باطل ہے۔ پس ضروری ٹھہرا کہ آیت میں لفظ شیعہ بھی ہو۔ اور لفظ ”ابی“ بھی ہو۔ مگر یہ دونوں لفظ آیت میں نہیں۔ لہذا یہ قول کہ کافر یہ کہیں گے کہ ”اے کاش ہم شیعہ ابی تراب“ ہوتے۔ باطل و مردود ہے۔

بیز شیعان علی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کہیں دور جا کر پیدا ہوئے۔ تو جبکہ حضور علیہ السلام اس عالم میں جلوہ گر تھے۔ اس زمانہ کے جو کافر تھے۔ وہ بھی توقیامت کو یہی قول کہیں گے۔ بلکہ آپ سے قبل انبیاء کی قوم کے کفار بھی توقیامت کو یہی کہیں گے۔ تو فرمائیے کہ اس وقت اے کافر جس وقت کہ ابھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہی عالم وجود میں نہ لائے تھے۔ چہ

جائیکہ شیعیان علی قیامت کو کو نے اپنی نراب کے شیعہ ہونے کی تمنا کریں گے۔

فروع کافی کتاب الری والتجمل جلد ۲ پر ہے۔  
کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

**شیعہ کی چوتھی عجیب بات**

۲۱ نظم الی عودۃ من لیس بمسلم مثل نظم الی عودۃ الاحماد یعنی جو مسلمان نہ ہو۔ اس کی شرمگاہ کو دیکھنا ایسا ہے جیسے گدھے کی شرمگاہ کو دیکھنا سبحان اللہ! کیا کیا مزے ہیں۔ شیعیان عظام کو معشوق کا فر کو برہنہ دیکھنا اس کے ستر پر نظر کرنا کوئی گناہ نہیں۔ جس طرح کہ گدھے کے ستر پر نگاہ کرنا گناہ نہیں۔

نگاہ شوق کو حاصل ہے کیا کیا لطف نظارہ

کہ عریاں دیکھنا جائز ہے معشوقان کافر کو۔

علل الشرائع ص ۱۳۲ د فروع کافی ص ۲۱ پر ہے۔  
ان سئل عن ذکرک شی من مذی و

**شیعہ کی پانچویں عجیب بات**

وادی وانت فی الصلوۃ فلا تقطع الصلوۃ ولا تنقص لہ الوضوء وان بلغ عقبک یعنی نماز پڑھتے ہوئے مذی یا وادی بہ کراڑی تنگ بھی پہنچ جائے۔ تو بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔ اور نہ ہی وضوء ٹوٹتا ہے۔

چہ خوب کیوں نہ ہو۔ نماز تو وہ ٹوٹے۔ جو نماز کہ قائم بھی ہو۔ وضوء وہ ٹوٹے جو وضوء کہ وضوء بھی ہو۔ اور یہاں جبکہ مصلی صاحب کی نماز ہی اس قسم کی ہے کچھ بھی دیکھے۔ تو کہہ دے کہ کوئی صاحب ہاتھ چھوڑے سیدھے کھڑے شاید فوٹو کچھ ارہے ہیں۔ تو یہ نماز نماز ہی کب ہے۔ جسے کہیں کہ ٹوٹ گئی۔ وضوء کی یہ حالت۔ کہ ایک فرقہ غسل رحلین ہی ندارد۔ تو یہ وضوء ہی کب ہوا۔ جسے کہیں کہ ٹوٹ گیا۔ (باقی آئیدہ)

**التماس:** جن خریداروں کی میعاد چندہ ختم ہو چکی ہے۔ براہ کرم جلدی اپنا زچندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر معذور فرمائیں۔ (منیجر)

# تاجدارِ مدینہ کی محبت

(عزیز الاثر حنیفہ جالندھری مصنف شاہنامہ)

سما سکتی ہے کون کونسا دُنیا کی ہوا دل میں

بسا ہوجب کہ نقشِ حبِّ محبوبِ خدا دل میں

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے

اسی میں ہوا اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے

محمد کی علامی ہے سندِ آزاد ہونے کی

خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

محمد کی محبت اُن ملتِ شانِ ملت ہے

محمد کی محبت روحِ ملتِ جانِ ملت ہے

محمد کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے

یہ رشتہ دینیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے

محمد ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا

پدر، مادر، برادر، مال، جاں، اولاد پیارا

یہی جذبہ تھا اُن مردانِ غیرتِ سیدِ طاری،

لکھا لی اُن کے ہاتھوں حق و باطل کو گوری، (کازلر)



بِجَاءِ الْحَقِّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْمِنَّةُ

کہ کتاب نور افزائے بصیرت اہل اسلام و رسالہ نادرہ در رد میرزا سیان

مُؤَسَّسِ

بَرْقِ آسمانی

خَرَمِ قادیانی

جس میں اعمال نامہ میرزا مسیح میرزا و خلفائے برزائے علاوہ ستمبر ۱۹۳۲ء کے اندر میرزا میوں  
کیا تھ بھیرہ - سلاواالی - چکت جنوبی میں مناظروں کی روئیداد - اور ضلع شاہ پور میں میرزا میوں  
کے تعاقب کی مفصل کیفیت درج کی گئی ہے +

مُؤَلَّفِ

ایمانیخات حضرت مولانا مولوی ظہور احمد صاحب بیگونی مدظلہ العالی

بِأَمْرِ عَدْلٍ بِأَمْرِ شَعْبٍ سَلِيمٍ خَرَبَ لَا نَصِيصًا يَهْدِيهِ رَسَالَةُ شَمْسٍ سَلَامٍ

+ کیساتھ شائع ہوا +



الحمد لله رب العالمين والكاية للمتقين والصلوة والسلام على رسوله محمد  
وعلى آله واصحابه اجمعين ۵۔

اما بعد۔ مجر صادق آقائے نامدار فخر موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق آپ کے  
سلمان دور رفتن و حوادث میں مبتلا نہیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہر صدی میں کاتب  
دعیاں نبوت ظاہر ہوتے رہے۔ اور ان میں سے بعض مثلاً سلیمان قرطی۔ عبید اللہ مہدی افریقیہ۔  
حسن ابن صبارح۔ عبدالموتن۔ ابن تومرت۔ حاکم بامر اللہ۔ مہدی بجنوری۔ بہا اللہ ایرانی وغیرہ  
اپنے ناپاک مقاصد میں پوری طرح کامیاب ہو کر اپنی طبعی موت مرے۔ اور اپنے لئے جانشین بھی  
چھوٹ گئے۔ مگر چودھویں صدی میں قادیانی فتنہ جس وجہا لیت کا مظہر ثابت ہو رہا ہے۔ اس کی  
فطرسابق دجالوں میں بھی پائی نہیں جاتی۔ انسانی طبائع میں آزادی مذہب کا میلان دیکھ کر میرزائے  
قادیانی نے بول کے رخ پر چلنا شروع کیا۔ اسلامی تعلیم کو مسخ کرنے فلسفہ اور سائنس جدید کو خواہ مخواہ  
دینی مسائل میں گھسیٹنے سے انگریزی خوافوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور چند ایسے مولوی  
جو پہلے بھی سبیل المومنین اور سواد الاعظم کو ترک کرنے کے غیر مقلد۔ جکڑا لوی یا بخری بن چکے تھے۔  
اس کے ہم نوا ہو گئے۔ اور ایک پوری تجارتی کمپنی قائم ہو گئی۔ جس نے سلطنت برطانیہ کا سہارا لیکر  
مشرق و مغرب میں اپنا دام تزیں بھیلادیا۔ انیسویں صدی میں سلطان عبد الحمید ثانی مرحوم اور  
سید جمال الدین افغانی رحم کی مساعی جمیدہ سے اتحاد عالم اسلام دین اسلام کی مبارک تحریک  
کا آغاز عمل میں آیا۔ مسلمانوں میں جہاد کی رواج پیدا کرنے اور اسلام کا سیاسی اقتدار زبر نو  
بحال کرنے کیلئے نئے سرے سے جدوجہد شروع کی گئی۔ اقوام یورپ اس تحریک سے لرزہ براندام  
تھیں۔ مدرین برطانیہ اس تحریک سے مضطرب اور پریشان ہو رہے تھے۔ میرزائے قادیان  
اور اس کے اخیثوں نے اس موقع سے فائدہ حاصل کیا۔ اور عالمگیر اتحاد اسلامی کو پارہ پارہ  
رہنے اور جہاد کو حرام قرار دینے میں ایٹری سے لیکر چوٹی تک زور لگایا۔ اس موضوع پر

تصانیف لکھ کر بلاد اسلامیہ میں ہزاروں کی تعداد میں شائع کیں۔ اس طرح حکومت کی ہمدردی حاصل کر کے یہ فرقہ بدن بڑھتا گیا۔ اور یہ شجرہ قبیلہ آجکل ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ حکومت برطانیہ کے مقاصد کی اشاعت کے لئے ممالک غنیمت میں مبلغین بھیجے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف تبلیغ اسلام کا نام لیکر مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاک ڈالاجاتا ہے۔

سادہ لوح مسلمان انہیں مال و زر سے امداد دیتے ہیں۔ اور اسی روپیہ سے یہ قادیانی کمپنی اور ان کا طائفہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مٹی فی النعم۔ منتورات۔ اور کنار بیاس کے مشاغل انہیں چندوں کا نتیجہ ہیں۔ غرض اغیار کی سازش سے سادہ لوح مسلمان دام فریب میں آگئے۔ اور اپنا مال و متاع بلکہ ایمان تک امیر زائے قادیان کے نذر کر بیٹھے۔ یہ حالات عبرت انگیز ہیں۔

۵

سادگی مسلم کی۔۔۔ اوروں کی خیاری بھی دیکھ

مولوی ظفر علی خان صاحب نے میرزا انیسویں کے ہتھکنڈوں سے واقف ہو کر خوب لکھا ہے

یہ فتنہ پر از قادیانی ننو گل کھلا رہے ہیں  
مٹا فقوں کی یہ ہر نشانی نہ رہے دیں ہو تو کفر و کس  
یہ ہمچے ”میرزا ہنسٹی“ کے یہ ذمہ عشق مصطفیٰ کے  
رسول مقبول کی شخصیت کی نام پر ہیں عین دھوکا  
پڑا ہے چند کو کا جب کو پھیندا لگو میں ان قادیانیوں کو

ادھر رقیبوں سے مل رہی ہیں دھرم مار کو گھر رہیں  
اسی نشانی ہو قادیانی تعارف اپنا لڑ رہے ہیں  
جنہیں سمجھتے ہیں دل سے کافر نہ ہو گھر گھر رہیں  
اسی شریعت کی آڑ لیکر وہ سب کو اتار رہے ہیں  
ہمارا ہی گھر کو بھیک لیکر ہمیں کو آنکھیں کھلا رہیں

حال ہی میں قادیانی تبلیغی وفد میرزا کی نبوت منوائے کے لئے ضلع شاہپور میں وارد ہوا۔ ارکان حزب الانصاف کی مخلصانہ مساعی سے اس فتنہ کا ہر جگہ موثر مقابلہ کیا گیا۔ اور ڈیڑھ ماہ کی جدوجہد کے بعد صحیح جنوں میں ضلع ہدایں میرزا میت کی موت واقع ہو گئی۔ مناظروں اور تعاقب کی مفصل رویداد شائقین کے اصرار سے مرتب کی گئی ہے۔ مگر تمام واقعات و حالات کی صحیح کیفیت کا ضبط تحریر میں لانا نہایت مشکل امر ہے۔ تقاریر پورے طور پر ضبط نہیں دے سکیں۔ اس لئے تمام کارروائی کا خلاصہ درج کرنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ بھیرہ لاوالی۔ اور چک ۳۷ جنوبی تین جگہ مناظرے ہوئے۔ چونکہ عام طور پر طرفین کے پیش

کر رہے۔ دلائل ہر جگہ وہی تھے۔ اس لئے تکرار اور اعادہ سے بچنے کے لئے تمام دلائل ایک ہی جگہ بطور ضمیمہ درج کئے گئے ہیں۔ اور تعاقب کی مفصل رویداد کیساتھ ہی میرزا کے قادیان اور اس کے خلفاء کے سوانح و اعمال نامے ان کے اپنے الفاظ میں نقل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ قارئین میرزا کے الفاظ سے ہی قادیانی گروہ کے ناپاک عزائم کا اندازہ کر سکیں۔ اعمال نامہ میرزا میں سوائے ضروری تشریحات کے اپنی طرف سے کوئی لفظ لکھا نہیں گیا۔ بعض جگہ میرزا کے کلام کا مفہوم درج کیا گیا ہے۔ روئیداد مرتب کرنے میں کافی عرصہ خرچ ہوا۔ قارئین کے لئے انتظار کی گھڑیاں اضطراب افزا تھیں۔ مگر دیر آید درست آید کہ مطابق اس تاخیر میں بھی کئی کنکیتیں پوشیدہ تھیں۔ میرزائیوں کے اخبار ”الرجل“ وغیرہ میں عرصہ ڈیڑھ ماہ کے بعد مناظرہ کا ایک گمراہ کن بیان شائع ہوا جس نے میرزائیوں کی اخلاقی موت کا بھی ثبوت پیش کر دیا۔ انشاء اللہ آئندہ اس فرقہ کو باقاعدہ پروگرام بنا کر دورہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔

حزب الانصار کی مالی امداد کا اہم مسئلہ اس وقت ہر مسلمان کے پیش نظر ہونا چاہیے۔ اختیار کا کام فریب دور تک پھیلنا چاہیے۔ علاوہ ازیں حزب الانصار کے لئے مسلمانوں کی اقتصادی۔ علمی۔ اخلاقی۔ و علمی اصلاح کا عظیم الشان لائحہ عمل موجود ہے۔ مگر مالی کمزوری ہر قسم کے اقدام کیلئے سنگ گراں ثابت ہو رہی ہیں۔

## شکریہ

عالیجناب حضرت مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب۔ مولانا مولوی ابو سعید محمد شفیع صاحب مولوی محمد اسماعیل صاحب دامانی۔ دیگر علمائے کرام کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے حزب الانصار کی درخواست کو شرف قبولیت بخش کر دینی خدمت کو اپنے آرام و آسائش پر ترجیح دی۔ اللہ تعالیٰ ایسے خادمان اسلام کو تادیر زندہ رکھے۔

## اعتذار

اعمال نامہ میرزا کا خلافت توقیع بہت لمبا ہو گیا ہے۔ اور پھر بھی ہرگز کی زندگی کے اکثر پہلوؤں پر مکمل روشنی ڈالی نہیں جاسکی۔ چونکہ مناظرہ کے دلائل میں میرزا صاحب کے بہت سے پیش کردہ

اور الہامات وغیرہ نقل کئے گئے ہیں۔ اس لئے انکا ذکر اعمالنامہ میں تفصیل کیسا تھ نہیں کیا گیا۔ اگر ثانیقین نے قدردانی سے کام لیا۔ تو انشاء اللہ ریلینشن ثانی میں تمام تلافی کر دیجائے گی۔ وَمَا تَوْفِیْقِیَ إِلَّا بِاللّٰہِ ۔ (ظہور احمد بگٹی کان اللہ)

حصہ اول

# سوانح میرزا ازربان مرزا

المعروف

## اعمال نامہ مرزا

۱۔ کتابت کفی بنفیبث الیوم علیک حسنیاً (۱۵-۲)  
ترجمہ :- اپنا اعلانہ پڑھ لے۔ آج خود اپنا آپ ہی مناسب کا فی ہے +

نسب و خاندانی حالات میرے سوانح اس طرح ہیں۔ کہ میرزا غلام احمد میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام غلام محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا۔ اور اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم منغل شیر لاس ہے۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۳۲ حاشیہ) عجم میرے وجود میں ایک حصہ اسراہیلی ہے۔ اور ایک حصہ فاطمی اور میں ان دونوں مبارک پیوندوں سے مرکب ہوں بلکہ غور و توبہ ص ۱۹) الہام میری نسبت یہ ہے۔ نوکان الایمان معلقاً بالثویا لنا للکحل من ادباء فادس :- یعنی اگر ایمان شریا سے معلق ہوتا کہ یہ مروجہ فاضل ہے وہیں جا کر اس کو لے لیتا (البریہ صفحہ ۱۳۵ حاشیہ در حاشیہ)

میرزا صاحب قوم کے منغل آدمی تباری الاصل ہیں۔ جن کو ابو داؤد کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کا ہلاک کنندہ فرمایا ہے۔ چنگیز خان اور بلک خان اسی نسل سے تھے۔ منغل منگولیا سے آئے تھے۔



الہام سے ایک لطیف استدلال میرے بنی فاطمہ جوتے پر ہوتا ہے۔ (تحفہ گورنریہ ص ۱۹)  
 بخاری یا سمرقندی الاصل ہونا یہ دونوں علامتیں صریح اور بین طور پر اس عاجز میں ثابت ہیں۔  
 (ازالہ اوام ص ۱۱۷ حاشیہ) ”شاملان دہلی کی طرف سے اس تمام علاقہ کی حکومت ہمارے  
 بزرگوں کو دی گئی تھی“ (ازالہ ص ۱۱۷ حاشیہ) سکھوں کے ابتدائی زمانہ میں میرے پردادا صاحب  
 مرزا گل محمد ایک نامور اور مشہور رئیس اس نواح کے تھے جن کے پاس اس وقت ۸ گاؤں  
 تھے۔ اور بہت سے گاؤں سکھوں کے متواتر حملوں کی وجہ سے ان کے قبضہ سے نکل گئے  
 میرے پردادا صاحب یعنی مرزا عطاء محمد پر سکھ غالب آئے۔ اور ہزاروں بیکھ لوگ ہماری  
 ریاست کے دیہات پر قبضہ کرتے گئے۔ رام گڑھی سکھوں نے قبضہ کر کے قادیان کو تباہ  
 کر دیا۔ سکھوں نے ہمارے بزرگوں کو تھک جانے کا حکم دیا۔ پھر ایک سخت محکمہ کے زمانہ میں میرے  
 والد صاحب مرحوم میرزا غلام قاضی قادیان میں واپس آئے اور انہیں کچھ گاؤں واپس ملے۔  
 غرض ہماری پورانی ریاست خاک میں مل کر آخر پانچ گاؤں ہاتھ میں رہ گئے۔ (دکتاب البرہ)  
 قادیان کو خدا تعالیٰ نے دمشق سے مشابہت دی۔ اور یہ بھی اپنے الہام میں فرمایا۔ ۲۰۰  
 منہ الزیدون ط (ازالہ اوام ص ۱۱۷)

یہ تریاق القلوب میں مرزا صاحب اپنا نقش چین سے ظاہر کر رہے ہیں۔ نیز ایک جگہ لکھتے ہیں۔  
 میں نیز ابراہیم ہوں نہیں ہیں میری بے شمار۔ (در شین) فافہم و تد بشو۔ :-  
 معلوم نہیں منی الاصل۔ سمرقندی الاصل۔ بخاری الاصل۔ اور فارسی الاصل میں سے کوئی بات صحیح بنے، اور ایک  
 آدمی کی بے شمار لیں کیسے ہو سکتی ہیں۔ کبھی اسراہیلی جیسے ہیں اور کبھی فاطمی۔ اور کبھی معنل برلاس  
 کہلاتے ہیں۔ (مؤلف)

۱۱۔ بخاری شریف کتاب الجہاد میں ہے، کہ ابوسفیان سے ہرقل شہنشاہ روم نے  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو سوالات کئے تھے۔ ان میں سے ایک سوال  
 یہ بھی تھا۔ ”اس کے باپ دادا سے کوئی بادشاہ ہوا ہے۔“ ابوسفیان نے کہا ”نہیں“ ہرقل  
 نے اس جواب کہا ”اگر ایسا ہوتا تو میں کچھ لیتا۔ کہ نبوت کے بہانے سے باپ دادا کی  
 سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ فافہم (مؤلف)

جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں۔ جو یزید الطبع اور یزید پلیدی کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں جن کے دلوں میں اللہ اور رسول کی کچھ محبت نہیں۔ (ازالہ ضلالت) انگریزی سلطنت کے زمانہ میں میرے والد صاحب میرزا غلام مرتضیٰ اس نواح میں مشہور رئیس تھے۔ گوجرل کے دربار میں ہنر اگرمی نشین رئیسوں کے ہمیشہ بلائے جاتے تھے۔ اور سرکار انگریزی کے حکام وقت سے عمدہ عمدہ چٹھیا ت خوشنودی مزاج انکو ملی تھیں گا۔ (البرید) گورنمنٹ انگریزی کے احکامات میرے والد کے وقت سے آج تک اس خاندان کے شامل حال ہیں۔ اس لئے یہ کتنی تکلف سے بلکہ میرے رگ ریشہ میں شکر گزاری اس معزز گورنمنٹ کی سمائی ہوئی ہے۔ میرے والد مرحوم کے سوانح میں سے وہ خدمات کسی طرح الگ ہونہیں سکتیں۔ جو وہ خلوص دل سے اس گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بجالائے انہوں نے اپنی حیثیت اور مقدرت کے موافق ہمیشہ گورنمنٹ کی خدمت گزاری۔ اور اسکی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کیوقت وہ صدق اور وفاداری دکھلائی کہ جب تک ان سچے دل اور تہ دل سے کسی کا خیر خواہ نہ ہو۔ دکھلا نہیں سکتا۔ ۱۸۵۵ء کے مفسدہ میں جبکہ بے تمیز لوگوں نے اپنی محسن گورنمنٹ کا مقابلہ کر کے ملک میں شہر ڈال دیا۔ تب میرے والد بزرگوار نے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر کے اور پچاس سوار بہم پہنچا کر گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کئے۔ اور پھر ایک دفعہ چودہ سوار سے ..... گزاری کی اور انہیں مخلصانہ خدمات کیوجہ سے وہ اس گورنمنٹ میں ہر اعزیز ہو گئے۔ انہوں نے میری بھائی کو صرف گورنمنٹ کی خدمت گزاری کیلئے بعض اڑائیوں پر بھیجا۔ اور ہر ایک باب میں گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کی اور بعد اس کے اس عاجز کا بڑا بھائی میرزا غلام قادر جب تک زندہ رہا۔ اس نے بھی اپنے والد مرحوم کے قدم پر قدم مارا۔ اور گورنمنٹ کی مخلصانہ خدمت میں بدل و جان مصروف رہا (شہادۃ القرآن) ۱۸۵۵ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا۔ اور ابھی ریشہ دیروت کا آغاز نہیں تھا۔

۱۸۵۵ء میں ایسے لوگ کون تھے؟ اس سوال کا جواب میرزا فیاض محمد سے ملے گا۔ اہل بیت اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی میرزا نے سخت توہین کی ہے۔ اس لئے ہم بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ کہ واقعی قادیان میں یزیدی الطبع لوگ پیدا ہوئے تھے۔ (مؤلف)

(کتاب البریہ ص ۱۲۱ حاشیہ) میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں گیارہ برس پہلے تھے۔ تحفہ گوڑویہ ص ۱۵۰ کا حاشیہ) واضح ہو کہ الف ششم ۱۲۷۰ ہجری کو ختم ہوا تھا۔ (الحکم مروضہ ۶ جنوری ۱۹۰۶ء) میں تو ام پیدا ہوا تھا۔ ایک لڑکی جو میرے ساتھ تھی چند دن کے بعد فوت ہو گئی، (البریہ ص ۱۲۱ حاشیہ در حاشیہ) میں نے اپنے والد کے مصائب کے زمانے سے کچھ بھی حصہ نہیں لیا۔ اور نہ اپنے دو سر سے بزرگوں کی ریاست اور ملکداری سے کچھ حصہ پایا۔ ... میں جانتا ہوں کہ وہ تمام صف ہمارے اجداد کی ریاست اور ملکداری پسینی گئی۔ اور وہ سلسلہ ہمارے وقت میں آکر بالکل ختم ہو گیا، (البریہ ص ۱۲۱ حاشیہ)

تعلیم: بچپن میں میری تعلیم اس طرح ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا۔ تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں پڑھائیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الہی تھا۔ اور جب میری عمر قریباً دس برس کے ہوئی۔ تو ایک عربی خوان مولوی صاحب میری تربیت کیلئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا۔ ... میں نے صرف کی کچھ کتابیں اور کچھ قواعد خوان سے پڑھے۔ اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا۔ تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھا تھا۔ قاریاں میں پڑھانے کیلئے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو۔ منطق اور حکمت وغیرہ علوم مردجہ کو جہاں تک خدا نے چاہا حاصل کیا۔ اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد سے پڑھیں۔ (کتاب البریہ ص ۱۲۱ حاشیہ) میرے استاد ایک بزرگ شیعہ تھے (واقعہ الکتب)

اس صاحب سے مرزا کی پیدائش ۱۲۳۲ مطابق ۱۲۵۰ء میں ہوئی ہے۔ انبیاء کی شان یہ ہوئی ہے کہ ان کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔ اور دنیا میں امی کہلاتے ہیں۔ خداوند کریم ان پر علوم کے دروازے کھول دیتا ہے۔ میرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے کہ امام ہدی دینی علوم میں کسی کا شاگرد نہ ہو گا۔ مجدد اور نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے میرزا صاحب اپنے استادوں کو بھول گئے۔ اور نہایت بیجانی سے اعلان کرنے لگے۔ مگر استاد رانا سے ہزارم۔ کہ خواندہ مرد و بستان محمد۔ (در عثمان) ۱۲۵۰ میرزا صاحب نے بغرض ترقی روزگار جب کہ وہ سیالکوٹ کی عدالت خفیہ پر پندرہ روپیہ ماہوار پورے تھے۔ محنتی کا امتحان دیا تھا۔ مگر اس میں فیصل ہو گئے (عشرہ کاملہ) گویا ترقی کو تمام ذرائع سے مایوس ہو چکے تھے۔ تب دعویٰ نبوت کیا +

## شباب

ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا۔ میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کیلئے انگریزی عالمتوں میں مقدمات کر رہے تھے۔ انہوں نے ان ہی مقدمات میں چھپے گا لیا۔ اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سادہ وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع گیا۔ اور ان کیساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا۔ میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہ تھا۔ اس لئے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ بنتا رہا۔ .... ایک دفعہ ایک صاحب کشن نے قادیان آنا چاہا۔ میرے والد صاحب نے بار بار مجھ کو کہا کہ ان کی پیشوائی کیلئے دو تین کوں جانا چاہیئے۔ مگر میری طبیعت نے نہایت کراہت کی اور میں بجا بھی تھا۔ اس لئے نہ جاسکا۔ پس یہ امر بھی ان کی ناراضگی کا باعث ہوا (کتاب البرہ) چند سال تک میری عمر کراہت طبع کیساتھ انگریزی ملازمت (محرم عدالت خفیہ) میں بسر ہوئی .... اس تجربہ سے مجھے معلوم ہوا کہ اکثر نوکری پیشہ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں۔ .... بہتوں کو تکبر۔ بدچلنی اور لاپرواہی پن اور طرح طرح کے اخلاق رذیلہ اور شیطان کے بھائی پایا اور چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ ہر ایک قسم اور ہر ایک نوع کے انسان کا مجھے تجربہ حاصل ہو۔ اس لئے ہر ایک صحبت میں مجھے رہنا

لے اغلب یہ کتابیں بہار اللہ ایرانی و دیگر کاذب مدعیان نبوت یا کاذب بانیاں مذاہب کی کتابیں ہوں گی۔ اور اپنی کتابوں سے یا مذاہب ایجاد کرنے کی تجاویز سوچی ہوں گی۔ تاکہ آبائی ریاست کے بدل میں کسی قسم کا اقتدار حاصل ہو سکے۔ میرزا صاحب کو خود اقرار ہے کہ یہ ہندو ہیہ غور کر دم ہے۔ ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکا یا ہم نے۔ وغیرہ۔ (درشتین)

میں قبل دعویٰ نبوت کی زندگی میرزا کی بالکل غیر معروف ہے۔ مگر اس عبارت سے معلوم ہو سکتا ہے کہ میرزا کی زندگی مقدمہ بازی میں گذری۔ اور والد کی ناراضگی کا نشانہ بھی بنتے رہے۔

۱۱۔ انگریزوں کی اطاعت و خوشامد جب عین اسلام تھی۔ پس میرزا صاحب اسلام سے نکل گئے اور والد کی نافرمانی کر کے والدین کے غاق ٹھہرے۔ ۱۲۔ ایسے گندی ماحول میں رہنے سے ہی میرزا صاحب کے حالات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ میرزا صاحب نے اپنی کتاب بحجۃ اللہ میں زمانہ نزاری کے حالات اس قدر بہت سے درج کیے ہیں۔ کہ بغیر کسی واقف راز و محرم اسرار کے قلم نہ نہیں ہو سکتے۔ اغلب ان کی صحبت کا بھی تجربہ ہوا ہوگا۔ شاید فکر کے بھیدی میرزا ناصر ذاب میرزا صاحب کے خسرے نہیں محبتوں کی طرف اشارہ کر کے کہا ہو۔ یہ بد معاش اب نیک از حد بن گئے۔ یوسف علیم آج احمد بن گئے۔

پڑا۔ (البریہ ص ۱۵۲ حاشیہ) "حیات مسیح کا عقیدہ مشرکانہ ہے۔ (دافع البلاء ص ۵۵)  
 حیات مسیح کا عقیدہ رکھنا ستون شرک ہے (حقیقۃ الوحی) اور جب میں حضرت والد صاحب  
 مرحوم کی خدمت میں بھر حاضر ہوا۔ تو بدستور ان ہی زمینداری کے کاموں میں مصروف ہو گیا۔  
 مگر اکثر حصہ وقت کا قرآن شریف کے تدبر اور تفسیروں اور حدیثوں کے دیکھنے میں صرف  
 ہوتا تھا۔ اور بسا اوقات حضرت والد صاحب کو وہ کتابیں سنایا بھی کرتا تھا۔ اور میرے  
 والد صاحب اپنی ناکامیوں کی وجہ سے اکثر مغموم اور مہموم رہتے تھے۔ انہوں نے  
 پیروی مقدمات میں ستر ہزار روپیہ کے قریب خرچ کیا تھا۔ جس کا انجام آخر ناکامی تھی۔  
 اسی نامرادی کی وجہ سے حضرت والد صاحب مرحوم ایک نہایت عمیق گرواب غم و حزن و  
 اضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے۔ اور مجھے ان حالات کو دیکھ کر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے  
 کا موقع حاصل ہوتا تھا۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میری طرح میرے والد صاحب کا بھی آخری حصہ  
 زندگی کا مصیبت اور غم و حزن میں ہی گذرنا اور جہاں ماتھ ڈالا۔ آخر ناکامی تھی۔  
 (کتاب البریہ ص ۱۵۲) والد کی وفات کے پہلے "حقوڑی می غنودگی ہو کر مجھے الہام ہوا۔  
 وَاَلَسْمَاءُ وَالطَّارِقُ (یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضا و قدر کا مبداء ہے۔ اور قسم ہے اس  
 حادثہ کی جو آج آفتاب کے مغرب کے بعد نازل ہوگا۔ اور مجھے سمجھایا گیا۔ کہ یہ الہام بطور  
 عزا پر ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے

لے میرزا صاحب اپنے قول کے مطابق اپنی عمر ۵۲ برس حیات مسیح کے عقیدہ پر قائم رہ کر مشرک رہی۔  
 لے خسر الدنیا والاخرہ۔ شہیدانِ دہلی کے خون بیگناہ کا صلہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا۔  
 لے یعنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنے کیلئے دوسرے ذرائع اختیار کرنا یعنی نبوت و مہدویت کے  
 دعویٰ کیلئے دلائل تجویز کرنا۔  
 لے میرزا صاحب کے حصہ میں بھی ناکامی و نامرادی لکھی تھی۔ محمدی سلیم کے عشق میں جلتے رہے۔ اور  
 اور نکاح آسمانی کی حسرت لئے ہوئے دنیا سے چلے بے کوئی کام بھی ان کا پورا نہ ہوا۔ لاہور میں  
 مرے اور خرد جال پر لا کر قادیان میں جا کر دفن ہوئے۔

بھ یہ اغلباً اپنی حالت بیان کر رہے ہوں گے۔

نوٹ۔ میرزا صاحب سے پہلے حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی و مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی  
 مولوی آغا حسن صاحب مرحوم۔ مولوی سید ابوالفضل پوری، امام فن مناظرہ و ڈاکٹر وزیر علی صاحب کی  
 (اجواب کتب بیسیا بیوں اور آریوں کے رد میں شائع ہو چکی تھیں۔ جن سے میرزا صاحب نے اپنی کتابوں

میں رد کیا۔ اور ان کے دلائل کا سرقہ کیا۔ میرزا صاحب کو خود بھی اقرار ہو۔ کہ انہوں نے ان کتابوں کا مطالعہ



غزوہ کے بعد فوت ہو جائیگا۔ کتاب البرہ ص ۱۶ حاشیہ

**نبوت و مسیحیت کے وعادی سے اصلی غرض**

پیروی کی اور ان کے زمانہ کو یاد کیا۔ لیکن میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا۔ سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے۔ بجز اس کے قلموں لکھنے جیجے عطا کئے گئے۔ اور کلام کے جواب پر جھکودے گئے۔ سو میں نے چاہا کہ اس مال کیساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں۔ اگرچہ میرے پاس روپیہ اور گھوڑی اور چرخیں تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں۔ سو میں اس کی مدد کے لئے اپنے قلم سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا۔ اور میں نے اس زمانہ سے خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا۔ کہ کوئی مفسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہ کروں گا۔ جو اس میں احسانات قیصرہ ہند کا ذکر ہو۔ اور نیز اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (نور الحق حصہ اول صفحہ ۲۸)

**کتابیں لکھنے سے اصل غرض**۔ سو میں نے کئی کتابیں تالیف کیں۔ اور سر ایک کتاب میں میں نے لکھا ہے۔ ولت برطانیہ مسلمانوں کی محسن ہے۔ اور مسلمانوں کی ذریعہ معاش ہے۔ پس کسی کو انہیں سے جائز نہیں۔ جو اس پر خرچ کرے۔ اور باغیوں کی طرح اس پر حملہ آدرہ۔ بلکہ ان پر اس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے۔ اور اس کی اطاعت ضروری ہے۔ جو شخص آدمیوں کا (انگریزوں کا) شکر ادا نہیں کرتا۔ اس نے خدا کا بھی نہیں کیا۔ سو میں نے اس مضمون کی کتابوں کو شائع کیا۔ اور تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں ان کو شہرت دی ہے۔ اور ان کتابوں کو میں نے دُور دُور لائیتوں میں بھیجا ہے۔ جن میں سے عرب اور دوسرے ملک ہیں۔ تاکہ کچھ طبیعتیں ان نصیحتوں سے راہ راست پر آجائیں۔ اور تا وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا شکر کرنے اور اس کی فرمانبرداری کرنے میں صلاحیت پیدا کریں۔ یہ میرا کام اور یہ میری خدمت ہے۔ پس اسید وجہ سے میں نے اس گورنمنٹ کا شکر کیا۔ اور جہاں تک بن پڑا مدد کی۔ اور اس کے احسانوں کو

ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شائع کیا اور لوگوں کو اٹھایا۔ کہ تا اس کی  
فرمانبرداری کریں۔ اور جس کو شک ہو۔ وہ میری کتاب برائین احمدیہ کی طرف رجوع کری  
اور اگر وہ اس کے شک کو دور کرنے کے لئے کافی نہ ہو تو پھر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ  
کرے۔ اور اگر اس سے بھی مطمئن نہ ہو تو میری کتاب حمامۃ البشریٰ کو پڑھے اور اگر پھر  
کچھ رہ جائے۔ تو پھر میری کتاب شہادۃ القرآن میں غور کرے۔ اور اس پر حرام نہیں  
ہے۔ جو اس سال بھی دیکھے تاکہ اس پر کھل جائے۔ کہ میں نے کیونکر بلند آواز سے کہہ  
دیا ہے۔ کہ اس گورنمنٹ سے جہاد حرام ہے۔ اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں۔ وہ خطا پر  
ہیں۔ (ذوالحجۃ حصہ اول ص ۷۷) اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں  
عظیم الشان غرضوں کے لئے تھا۔ اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو پے در پے پہنچتی  
رہیں۔ یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے۔ اور بعض عرب میرے پاس  
آئے اور بعضوں نے خط و کتابت کی۔ اور بعضوں نے بدگوئی کی۔ اور بعض صلاحیت پر  
آگئے۔ اور موافق ہو گئے۔ جیسا کہ حق کے طالبوں کا کام ہے۔ اور میں نے ان املا دوں  
میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے۔ یہاں تک کہ گیارہ برس انہیں اشاعتوں میں گذر گئے

۱۷۷۱ء یعنی اسلامی حکومتوں سے بغاوت کر کے انگریزی حکومت کی ماتحتی قبول کر لیں۔ انہیں کہتے تھے کلام آج  
جیسا مسیح وغیرہ کی بجائوں میں میر لائیوں کو اچھو رہے۔ میر زائی جماعت برگندہ سی فرقہ نہیں ہے۔ بلکہ مذہب کی آڑ  
میں ایک خطرناک پولیٹیکل جماعت ہے۔ جو اقصائے عالم میں مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور  
اغیار کا غلام بنانے اور جذبہ جہاد کو فنا کرنے میں مشغول ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ موقوف مگر جنگ یورپ اور  
جنگ افغانستان میں ترکوں اور افغانوں کے خلاف لڑنا سب سے بڑا کاروبار سمجھا گیا۔ میاں محمود نے کہا تھا  
کہ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا۔ تو اس جنگ میں بحیثیت رضا کار شریک ہوتا۔ انوار خاں قسم کو ایسا ہی مقدس جنگ کو دیکھ رہا  
کی حسرت اس کے دہلیں رہ گئی۔ فاضل محمد (مؤلف) نے ان تصریحات کی روشنی میں جزیرۃ العرب کے اغیار کے  
زیر اثر ہونیکا سبب معلوم ہو سکتا ہے۔ اس جاسوس افغان نے وہ وہ کام کئے جس سے مسلمانوں کے دونوں  
ناحیوں بڑھ چکے ہیں۔ خلافت اسلامیہ کی بربادی۔ جزیرۃ العرب کا صلیب کے زیر اثر ہو جانا سب  
اسی جاغرت کے کاہنہ مے ہیں۔ امیر حبیب اللہ مرحوم کا قاتل مصطفیٰ اصغر کا پیوری انگورہ میں  
مصطفیٰ کمال پاشا کو قتل کرنے کی سازش میں گرفتار ہو کر قتل کیا گیا تھا۔ عدالت میں اس نے بیان کیا تھا  
کہ میں تنقید نامہ زائی ہوں۔ جرم میں قادیانی مشن اسبوج سے کامیاب نہ ہو سکا۔ مگر سندوستان کے  
سادہ لوح عوام ابھی اس گروہ کے عزائم و مقاصد سے بے خبر ہیں۔ (مؤلف)

اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ (نور الحق ص ۳۲۰ اول) یہ کتابیں ہزار ہا روپیہ کے خرچ سے طبع کروائی گئیں۔ اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزار ہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر ہوا ہے۔ (تحفہ قصص) میں نے شکر کیلئے بہت سی کتابیں اردو عربی اور انگریزی میں تالیف کر کے اور انیں جناب ملکہ معظمہ کے تمام احسانات کو جو بخش انڈیا کے مسلمانوں کے شامل حال ہیں۔ اسلامی دنیا میں پھیلائی ہیں۔ اور ہر ایک مسلمان کو سچی اطاعت اور اور فرمانبرداری کی ترغیب دی ہے۔ لیکن میرے لئے ضروری تھا۔ کہ یہ تمام کارنامہ جناب ملکہ معظمہ کے حصہ میں پہنچاؤں۔ (تحفہ قصصہ ص ۳۲)

### میرزا صاحب کا اصل دعوئے

”میرزا یہ دعویٰ ہے۔ کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہیں جس نے زمین پر ایسا امن قائم کیا ہو۔ میں یہ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعت حق کر سکتے ہیں۔ یہ خدمت ہم ملکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی سرگزرجا نہیں لاسکتے۔“ (ازالہ حاشیہ ص ۵۵)

”پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں۔ کہ میں ان خدمات (برطانیہ کی) میں سیکتا ہوں۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں۔ اور بطور ایک پناہ کے ہوں۔ جو آفتوں سے بچائے۔ اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کیا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچائے۔ اور تو ان میں سے۔ پس اگر اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں (نور الحق ص ۳۲۰)

”اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ تمام مسلمانوں میں اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ پر تبادیا ہے۔ اول والد مرحوم کے اثر نے۔ دوم گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔ تیسرے خدا تعالیٰ کے اہام نے۔ (ضمیمہ ترقی العقول)

”یہ غرض اس شخص کی طرف سے جو یسوع مسیح کے نام پر طرح طرح کی بدعتوں سے دنیا کو چھوڑنے کیلئے آیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ امن اور نرمی سے دنیا میں سچائی قائم کرے۔ اور اپنے بارشہا ملکہ معظمہ سے جس کی وہ رعایا ہیں۔ سچی اطاعت کا طریق سمجھائے۔ (تحفہ قصصہ ص ۳۲)

”خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے۔ کہ مومن گورنمنٹ کی جیسا

کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے۔ سچی اطاعت کیجائے۔ اور سچی شکر گزاری کیجائے۔ سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں۔ (تحفہ قیصرہ صفحہ ۱۰)

مضمون ”اصل حقیقت“ یہ ہے۔ کہ آخری زمانہ کی نسبت پہلے نبیوں نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ وہ ایک ایسا زمانہ ہوگا۔ کہ وہ قسم کے ظلم سے بھر جائے گا۔ ایک ظلم مخلوق کے حقوق کی نسبت ہوگا۔ اور دوسرا ظلم خالق کے حقوق کی نسبت ظلم ہوگا۔ کہ جہاد کا نام لیکر فوج انسان کی خونریزی ہوگی۔ یہاں تک کہ جو شخص ایک بیگناہ کو قتل کرے گا۔ وہ خیال کرے گا۔ کہ گویا وہ ایسی خونریزی سے وہ ایک ثواب عظیم کو حاصل کر رہا ہے۔ اور اس کے سوا اور بھی کئی قسم کی ایذا میں محض دینی غیرت کے بہانہ پر فوج انسان کو پہنچائی جائے گی۔ چنانچہ وہ زمانہ یہی ہے۔ کیونکہ ایمان اور انصاف کے رو سے ہر ایک خدا ترس کو اس زمانہ میں اقرار کرنا پڑتا ہے۔ غرض مخلوق کے حقوق کی نسبت ہماری قوم اسلام میں سخت ظلم ہو رہا ہے۔ پس خدا نے آسمان پر اس ظلم کو کوہ دیکھا۔ اس لئے اس نے اس کی اصلاح کے لئے حضرت عیسیٰ مسیح کی خواہ طبعیت پر ایک شخص کو بھیجا۔ اور ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے صلیح کاری کا پیغام لیکر آیا۔ جس حالت میں اسلامی قوموں میں سے کوڑا لوگ روئے زمین پر ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو جہاد کا بہانہ رکھ کر غیر قوموں کو قتل کرنا ان کا شیوہ ہے۔ مگر بعض کو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ رہ کر بھی پوری صفائی سے ان سے محبت نہیں کر سکتے۔ اس لئے حضرت مسیح کے اوتار کی محنت ضرورت تھی سو میں وہی اوتار ہوں (درخواست بنام والٹر لے رالہ جہاد ص ۱)

**جبکہ میرا مذاق مناجات**  
 اے قیصرہ و ملکہ معظمہ! ہمارے دل تیرے لئے دعا کرتے ہوئے جناب  
 اتنی میں بھگتے ہیں۔ اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے  
 حضرت امدت میں سجدہ کرتی ہیں۔ اے اقبال مند قیصرہ ہند! ہم تیرے وجود کو اس ملک کے  
 لئے خدا کا ایک بڑا فضل سمجھتے ہیں۔ اور ہم ان الفاظ کے نہ ملنے سے شرمندہ ہیں۔ جن سے ہم اس شکر  
 کو پورے طور پر ادا کر سکتے۔ ہر ایک دعا جو ایک سچا شکر گناہ تیرے لئے کر سکتا ہے۔ ہماری طرف  
 سے تیرے حق میں قبول ہو۔ خدا تیری آنکھوں کو مردوں کیساتھ ٹھنڈی رکھے۔ اور تیری عمر اور صحت کو  
 اے قل لو کان البحر مالا لکم ات رب انی لنفد الخیر قبل ان تنفد کلماتی ۱۲ (مؤلف)

سلامتی میں زیادہ نشے بکرت دے۔ اور تیرے اقبال کا سلسلہ ترقیات جاری رکھے۔ اور تیری اولاد اور ذہنیت کو تیری طرح اقبال کے دن دکھائے۔ اور فرخ اور ظفر عطا کرتا رہے۔ ہم اس رحیم و کریم خدا کا بہت بہت شکر ادا کرتے ہیں جس نے ایسی محسنہ۔ رعیت پرور۔ دادگستر۔ بیدار مغز ملک کے زیر سایہ ہمیں پناہ دی۔ اور ہمیں اس مبارک عہد سلطنت کے نیچے یہ موقع دیا۔ (تختہ قیصرہ ص ۱۱۱۔ ص ۱۱۲) اے قادر و کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ جیسا کہ ہم اس سایہ عاطفت کے نیچے خوش ہیں۔ اور اس سے نیکی کر (تختہ قیصرہ ص ۱۱۲) میرج اپنے تمام عزیزوں کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں۔ یا اہی اس مبارک قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیرگاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ اور اس کے ہر ایک قدم کیساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما۔ اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کرو (ستارہ قیصرہ ص ۱۱۱)

” (لے قیصرہ) سو یہ میح موجود دنیا میں آیا۔ تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیکی نیتی اور سچی ہمدردی کا ایک نتیجہ ہے یا (ستارہ قیصرہ ص ۱۱۱) ” لے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند! خدا تجھے اقبال اور خوشی کیساتھ عمر میں برکت دے۔ تیرا عہد کیا ہی مبارک ہے۔ کہ آسمان سے خدا کا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کر رہا ہے۔ تیری ہمدردی رعایا اور نیک نیتی کی راہوں کو فرشتے صاف کر رہے ہیں۔ تیرے عدل کے لطیف بخارات بادلوں کی طرح اڑ رہے ہیں۔ تاکہ سب ملک رشک بہار بنادیں۔ شریر یہ وہ انسان جو تیرے عہد سلطنت کا قدر نہیں کرتا۔ اور بد ذات ہے وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکر گزار نہیں چونکہ یہ مسئلہ تحقیق شدہ ہے۔ کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔

..... اس لئے مجھ کو ضرورت نہیں کہ اپنی زبان کی ثقافتی سے اس بات کو ظاہر کروں ..... کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں۔ اور میرے دل میں خاص طور پر آپ کی محبت

لے اس نوڈی اعظم کی کام کا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان بنام قیصرہ کسری سے مقابلہ کر دھنور نے تحریر فرمایا تھا۔ اسلم و قسلم۔ اسلام سلامت رہیگا۔

لے لا تجد قومًا یؤمنون باللہ والیوم الآخر یؤادون من حاد اللہ ورسولہ ۲۸-۲۹ قرآن ترجمہ ہر جو لوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ (۱۷ رسول) آپ انکو نہ دیکھیں گے۔ کہ وہ ایسے شخصوں سے محبت رکھیں۔ جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں۔ اس آیت سے یعنی قرآن مجید کی نص سے میرزا کا اللہ اور آخرت پر ایمان نہ ہونا۔ ثابت ہوتا ہے \*

اور غلط ہے۔ ہماری دن رات کی دعائیں آپ کیلئے آب روان کی طرح جاری ہیں۔  
 (ستارہ قیصرہ ہند ص ۳) ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہیں۔  
 کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے۔ اور اس کے دشمن کو ذلت کیساہتہ  
 پسپا کرے۔ (دشہادۃ القرآن صفحہ ۳۸) گورنمنٹ کو یاد رہے کہ ہم تو دل سے اس کے شکر  
 گزار ہیں۔ اور ہمہ تن اس کی غیر خواہی میں مصروف ہیں۔ (شہادت القرآن صفحہ ۳۵)  
 ”شاہتہ مہذب اور بارجم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ مہامالت  
 سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے۔ کہ ہم ان کے دین و دنیا کے لئے دلی  
 جوش اور بیہودی و سلامتی چاہیں۔ تان کے گورے اور سپید منہ حسب طرح دنیا میں خوبصورت  
 ہیں۔ آخرت میں بھی نورانی اور منور ہوں۔ (اشتہار متعلق برابین احمدیہ) لے قیصرہ ہند  
 خدا جملہ آفتوں سے نگاہ میں رکھے۔ ہم مستغنیٰ بن کر تیرے پاس آئے ہیں۔ (روزنامہ حق ص ۲۱ اول)  
 اُس وجودِ اعظم کے بیٹھار ہاتھ اور بے شمار پیر ہیں۔ عرض اور طول بکھتا  
 ہے۔ اور تیندو کے کی طرح اس کی تاریں بھی ہیں۔ (توضیح المرام ص ۵۵)  
 لے ”دشہادۃ الحج۔ ہمارا رب عاجی ہے۔ (برابین احمدیہ ص ۵۵)۔ مسیح اور عاجز کا مقام ایسا ہے  
 جسے استعارہ کے طور پر اجنیت کے الفاظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ (توضیح مرام ص ۵) اور ان دونوں  
 محبتوں کے کمال سے جو خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر نہ اور مادہ کا حکم رکھتی ہے۔ اور محبت الہی  
 کی آگ سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے۔ جس کا نام روح القدس ہے۔ اس کا نام پائل شلیت  
 ہے۔ اس لئے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ ان دونوں کیلئے بطور ابن اللہ کے ہے۔ (توضیح مرام ص ۳۸)  
 ”تو میرے بیٹے کی جا بجا ہے۔ تو مجھے اور میں تجھے ہوں۔ اور زمین اور آسمان تیرے  
 ساتھ ہیں۔ جیسا کہ میرے ساتھ ہیں۔ اور تو ہمارے پانی میں سے ہے۔ اور دوسرے لوگ  
 خشکی سے۔ اور تو مجھے ایسا ہے۔ جیسے میری توحید۔ اور تو مجھے اس اتحاد میں ہے۔ جو کسی مخلوق  
 کو معلوم نہیں۔ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے جب طرف تیرا منہ اس طرف خدا کا منہ۔ خدا  
 تیرے اندر آیا۔ تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی

تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ لولاک لما خلقت فلما افرک انما افرک انما افرک  
 شلہ ان تقول لکن فیکون۔ میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا۔ کہ میں خود خدا ہوں۔ اور  
 یقین کیا کہ وہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی مدوح مجھ پر محیط ہو گئی۔ اور میرے جسم پر متولی ہو کر مجھے اپنے  
 وجود میں پہنائ کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا۔ اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے  
 اعضاء اس کے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان۔ اور میری زبان اس کی  
 زبان بن گئی تھی۔ پھر میں ہمہ مضر ہو گیا۔ جس میں کوئی پوست نہ تھا۔ اور ایسا تیل بن گیا۔ کہ جس میں  
 کوئی میل نہیں تھی۔ الوہیت میری رگوں اور پھٹوں میں سرایت کر گئی۔ اس حالت میں یہاں کہہ رہا  
 تھا۔ کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی چیز چاہتے ہیں۔ سو پہلے تو میں نے آسمان اور زمین کو  
 اصحابی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ اور میں دیکھتا تھا۔ کہ اس کے  
 خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ اور انا دنیا السکاء الدنیا بمصاحیح۔

(کتاب البریہ ص ۷۷۔ ص ۷۸) ”ایک دفعہ انگریزی میں زور دار الہام ہوا۔ جس سے میرا بدن  
 کانپ گیا۔ ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی انگریز بول رہا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی مختصراً) ”اللہ تعالیٰ میرے  
 وجود میں داخل ہو گیا۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷) ”میں خدا کا عیث ہونے کا دعویٰ کروں تو  
 صحیح ہے۔“ (توضیح مرام ص ۷۲) خدا نے الہام کیا میں ناز پڑھوں گا۔ اور وردہ کھونگا۔ جاگتا ہوں  
 اور سوتا ہوں۔“ (البشری جلد ۲ ص ۷۷) ”ایک دفعہ خدا کو میں نے کہا کہ الہام میں میرا نام ظاہر کر دے۔  
 خدا تعالیٰ کو میرا نام لینے سے شرم دامنگیر ہوئی۔ اور شرم کے غلبہ سے نام بیان پرانا روک دیا۔ اور  
 بڑے ادب سے صرف میرزا صاحب کہتا:“ (تمتہ حقیقۃ الوحی ص ۳۸)

”جبرائیل خدا سے سانس کی ہوا یا آنکھ کے نور سے نسبت رکھتا ہے۔ (توضیح ص ۷۸)  
 ملائکہ وہ نفوس نوازینہ کو اکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے ہیں۔ اور ان سے  
 ہمیں لحظہ کے لئے بھی جدا نہیں ہو سکتے۔“ (توضیح ص ۵۵)

لے تحفہ گوشتیہ ص ۲۵ پر لکھتے ہیں۔ کہ حال میں نبوت کا دعویٰ کوئے گا۔ اور پھر خدا کی کا دعویٰ رنجناہنگا  
 ثابت ہوا کہ میرزا دجال اکبر کے بعد تھے۔ لے قرآن مجید میں ہے۔ کہ لا تاخذہ سنۃ ولا فرہ۔ مگر میرزا  
 کا ہم سوتا ہی ہے۔ اور جاگتا بھی ہے۔ \*  
 نوٹ:- میرزا صاحب کے پاس جو فرشتہ آیا کرتا تھا۔ اس کا نام ٹچی ٹچی تھا۔ (حقیقۃ الوحی)

## عباد

جس بادشاہ کے زیر سایہ ہم باطن زندگی بسر کریں۔ اس کے حقوق کو نگاہ رکھنا  
 فی الواقعہ حد کے حقوق کو ادا کرنا ہے۔ اور جب ہم ایسے بادشاہ کی دلی صدق سے  
 اطاعت کرتے ہیں۔ تو گویا اس وقت عبادت کر رہے ہیں (شہادت القرآن ص ۱۷) مگر اور مدینہ  
 کی چھاتیوں سے ”وہ خشک ہو گیا۔ (حقیقۃ الرویا ص ۱۷) ”اب حج کا مقام قادیان ہے“  
 (برکاتِ خفوت ص ۷)

## توہینِ انبیاء

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر چھوٹی نکلیں“  
 (امجاز احمدی ص ۱۷) حضرت مسیح کے اجتہاد جو اکثر غلط سمجھے اس کا سبب شاید  
 یہ ہو گا۔ کہ اوائل میں جو آپ کے ابرار تھے۔ وہ پورے نہ ہو سکے (امجاز ص ۲۵)  
 جس قدر حضرت عیسیٰ السلام کے اجتہاد میں غلطیاں ہیں۔ اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی  
 جاتی۔ (امجاز احمدی ص ۲۷) ”پہلی کا پانی مکدر ہو گیا۔ ہمارا پانی اخیر تک مکدر نہیں ہو گا  
 (امجاز احمدی ص ۲۷) اس (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چاند کے خسوف کا نشان  
 ظاہر ہوا۔ اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کرے گا“ (امجاز ص ۲۷)  
 یسوع اگر میرے زمانہ میں ہوتا تو اس کو انکار کیا نہ میری گواہی دینی پڑتی“ (سراج منیر)

۱۔ خواجہ کمال الدین میرزائی اپنی کتاب مجدد اعظم کے صفحہ ۴۸ پر لکھتا ہے۔  
 ”لیکن اگر کسی علم نہ ہو۔ تو اس سے اطلاع دیتا ہوں۔ کہ ہندوستان  
 سے باہر عربی بولنے والی دنیا آج احمدی جماعت کی حیثیت کو ایک جاسوس  
 جماعت کی حیثیت سمجھتی ہے۔ جو گورنمنٹ کی خدمت کیلئے پیدا ہوئی  
 ہے۔ خلاصہ یہ کہ جماعت کی آج وہ عزت نہیں رہی جو پہلے تھی“  
 ۲۔ محمد لغا کہ عثمان میرزا ایک کی حقیقت سے واقف ہو رہے ہیں۔ اور میرزا میوں کو بھی اس کا  
 اعتراف ہے۔ میرزا میوں کے نزدیک محمد رسول اللہ سے مراد میرزا غلام احمد۔ عبادت و تبلیغ سے  
 اٹھا نصاریٰ۔ قبلہ سے مراد انگریزی حکومت اور خدمت اصلاحی سے مراد خدمت انصار رہے  
 ہے۔ ابن اسلام کو دھوکہ دینے والے الفاظ کے صحیح معنوں سے باخبر نہ بنا چاہیے۔  
 ۳۔ یہ دونوں کتابیں میرزا غلام محمد جانشین میرزا کی تصانیف ہیں۔

میرزا محمد الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۶ء میں لکھتا ہے۔ تمام انبیاء کا وہ میرزا کی ذات میں جمع تھا۔ وہ یقیناً  
 محمد رسول اللہ جمیع کمالات قدسیہ کا جامع ہے۔ وہ دینار (خدا کے برگزیدہ نبی)۔ جاہ و جلال کا نبی۔  
 غلام اللہ ان نبی سبک لاکھ چوبیس ہزار کے نشان رکھنے والے نبی۔ امت مہی و امانت ظہور و  
 ظہور۔ (مطلب نبی تھا۔) (از زمیندار ۱۷ نومبر ۱۹۱۶ء)



یسوع کے دادا صاحب داؤد نے توسار ہرے کام کئے۔ ایک بیچنا کو اپنی شہوت رانی کیلئے فریب سے قتل کرایا۔ اور دلالہ عورتوں کو بھیجکر اس کی جورو کو منگوا یا۔ اور اس کو شراب پلائی۔ اور اس سے زنا کیا۔ اور بہت سا مال جرہکاری میں ضائع کیا۔ اور بت پرستی میں ”یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بیاباغت ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا۔ کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے۔ ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے۔ بلکہ پھر کی طرح کسی اور راہ سے آگئے۔ (نزول المسیح ص ۳۵) ”نبی صلی اللہ وسلم بعثتکما غطیوں سے محفوظ نہ تھے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۹) ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزات نہیں دکھائے (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۷۹۔ ص ۲۸۰ مختصاً) ”انبیاء سے بھی اجتہاد کیوقت امکان سہو و خطا ہے۔ (ازالہ ضلالت ص ۳۳) ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر مقام احمد ہے، (دافع البلاء) ”عیسیٰ کجا است یا بہد یا بمنزم“ میں بعض رسولوں سے بھی افضل ہوئی۔ (انتہار معیار الاخیار) ”مسیح کے معجزات مکرزم یا عمل الترتب کا نتیجہ تھے۔ اگر میں اس قسم کے شعبہ دلوں کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا“ (ازالہ ضلالت مختصاً)۔ ”مسیح بوجہ مکرزم کے عمل کر نیکیے تنویر باطن اور توحید پرستی استقامت میں کم مدیجہ پر حکم نامہ کام رہے“ (ازالہ ضلالت ص ۱۹۱) ”ایک مرتبہ ۴۰۰ نبی کو شیطان نے ابھام ہوا۔ اور ان کی پیشگوئی غلط ہو گئی۔ (ضرورۃ الامام) ”(یسوع) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے۔ تین

۱۔ اس میں تمام انبیاء کو جو ہر سب کی توہین کی ہے۔ کسی کی تفتیش نہیں کی۔  
 ۲۔ ملکہ مکرخفہ قیصرہ میں ملکہ مظفر کو خطاب کرتے ہوئے ڈوڈ پانچ لہجہ میں سمجھتے ہیں۔ ”در حقیقت یسوع مسیح نبی خدا کے نہایت پیادہ سار، تنیک ہند میں مریے اور اسیں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اور انہیں سے ہے۔ جنکو خدا..... اپنے اقدس سے صاف کرتا اور اپنے نزدیک سایہ کے نیچے رکھتا ہے..... میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھی ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے۔ جو حضرت ملکہ مظفرہ قیصرہ انگلستان و ہند کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کے لائق ہے۔  
 واقعی میرزا صاحب صرف ملکہ مظفر اور اس کی حکومت کے لئے عزائیل کی طرف سے تحفہ تھے۔ مگر انہوں نے اسے کہہ تحفہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے گھروں میں گھس گیا +  
 ملکہ خود معجزہ دکھانے کے۔ اس لئے معجزات کا انکار کر دیا۔ +  
 ۳۔ اصل فطرت اور جھوٹ کہا۔ اور انبیاء کی توہین کر کے اپنے کفر کی تصدیق کی۔ +  
 ۴۔ مگر دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں غلط جائیں۔ +  
 (کشتی نوح صفحہ ۵)

دایاں اور تین نانیاں آپ کی زنا کار اور کبھی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۸۵ حاشیہ) ”ایسے (یعنی مسیح) ایسے ناپاک تنکبر راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اُسے نبی قرار دیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۸۵ حاشیہ) ”مسیح کے حالات پڑھو تو یہ شخص اس لائق نہیں ہو سکتا کہ نبی بھی ہو۔ (الحکم ۲۱، فروری ۱۹۰۲ء) ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ (کشتی نوح ۱۶ حاشیہ) حقیقت یہ ہے کہ مسیح سے معجزہ صادر نہیں ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۸۵ حاشیہ) خدا نے اس نسبت میں مسیح بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء ص ۱۷) ”ایسا ہی اس امت کے سمجھانے کے لئے بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں خود اپنا غلطی کھانا (نبی کریم صلعم) بھی ظاہر فرمایا۔ (ازالہ ص ۱۷) پیشگوئیاں سمجھنے میں نبیوں نے بھی غلطی کھائی ہے۔ (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیشگوئی کی نسبت شک میں پڑ گئے تھے۔ (ازالہ ص ۳۹۵) اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ان مریم اور جال وغیرہ کی حقیقت موبہ منکشف نہ ہوئی تو کچھ تعجب کی کیا بات نہیں؟ (ازالہ ص ۶۹) ”آسمان کے کئی تخت اترے۔ پر تیرا تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا جس نے مجھ میں اور مصطفیٰ میں فرق کیا۔ اس نے مجھے نہیں پہچانا“ (حقیقۃ الوحی) - ”خدا نے مجھے علم اولین و آخرین عطا کیا ہے۔ (لجنۃ النور ص ۵۵)

**نوٹ :-** میرزائی اپنے گورو سے توہین میں برہم گئے ہیں۔ حسب ذیل حوالے میرزا محمود موجودہ خلیفہ کی کتب سے دئے جاتے ہیں۔

”و اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کریگا۔ جیسا کہ آیت

”و انما نبذناک فی الذل و الفقر“ (سورۃ النجم ص ۱۰) میں مذکور ہے۔ میرزائی تعلیم قرآن کے بالکل خلاف ہیں۔

”مگر دوسری جگہ لکھتے ہیں: ”ہم سے زیادہ الہام کے معنی کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ (تمتہ حقیقۃ الوحی ص ۱۷) اس کے باوجود جب ذاتی عرض اور مطلب نکھانا چاہا تو نہ دل مسیح کی حقیقت کے متعلق لکھ دیا۔

”اب خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر اس قول کی حقیقت ظاہر کر دی اور دوسرے اقوال کا بطلان ثابت کر دیا۔ (ازالہ ص ۶۹)

”اولین و آخرین کا علم تو ایک طرف درہ میرزائی تا نہیں کہ میرزا صاحب لکھتے ہیں: ”تادیان لاہور کو جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ (اشہار چمن و منارۃ الیرح) یہ کس جنس خلیفہ میں لکھا ہے؟

آخرین منہم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود (میرزا) خدہ محمد رسول اللہ ہے۔ جو اسلام کی اشاعت کیلئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ (کلمۃ الفضل ص ۱۱) ”ظلی نبوت نے مسیح موعود (میرزا) کو پیچھے نہیں ہٹایا۔ بلکہ آگے بڑھایا۔ اور اس قدر آگے بڑھایا کہ بنی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔“ (کلمۃ الحق ص ۱۱۳) ”یہ بالکل صحیح بات ہے۔ کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے۔“

..... اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (الفضل ص ۱۸، فروری ۱۹۲۲ء) ”مسیح موعود کا ذہنی ارتقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا اس زمانہ میں ترقی زیادہ ہوئی ہے۔ اور یہ جزوی فضیلت ہے۔ جو مسیح موعود (میرزا) کو آنحضرت پر حاصل ہے۔ بنی کریم کی ذہنی استعدادوں کا ظہور وجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا۔ اور نہ قابلیت تھی۔“ (قادیانی ریویو جون ۱۹۲۹ء ص ۶) ”میرزا سے پہلے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح دنیا میں موجود نہ تھی۔“ (الفضل ص ۱۸، مارچ ۱۹۳۰ء) ”رسول کریم کی کئی دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔“ (الفضل ص ۱۸، مارچ ۱۹۲۷ء ص ۶) ”اب دیکھو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان بھی بعض باتوں کو لوگوں کے ابتلا سے ڈر کر چھپا لیتا تھا۔ بعض امور کو محض لوگوں کے ابتلا کے ڈر سے چھپو دیتا تھا۔“ (تشمیع الاذان ماہ اکتوبر ۱۹۱۴ء ص ۶) ”مسیح موعود (میرزا) باعتبار کمالات بذات و رسالت کے محمد رسول اللہ ہی ہیں۔ (الفضل ج ۳- ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء) ”میرزا صاحب عین محمد تھے۔“ (ذکر الہی ص ۱۱) ”مسیح موعود کی روحانیت (آنحضرت سے) اقویٰ۔ اکمل اور ارشد ہے۔“ (کلمۃ الفضل ص ۱۷، المخصوص) کیا اس بات میں کوئی شک ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بے تاباں..... (کلمۃ الفضل ص ۱۷) ”مسیح موعود (میرزا) نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا تھا۔ (کلمۃ الفضل ص ۱۱۳) ”میرزا صاحب اپنے متعلق لکھتے ہیں۔ مقام اربعین از راہ تحقیق و درانش رسولان نازک و دند“ (تجلیات اتبہ) \*

۱۔ میرزا نے قادیان کا ایک مریدوں بکتا ہے۔ ۲۔

محمد بھیرا آئے ہیں ہم میں ۳۔ اور ہیں پہلے سے بڑھ کر غزداں میں۔

محمد دیکھنے ہوں جسے اکمل ۴۔ غلام احمد کو دیکھے قادیان میں۔

۵۔ میرزا صاحب نے اپنے لڑکے میرزا محمود کیلئے کہا تھا۔ ۶۔ اے فخر سل قرب تو معلوم شد

بنی کریم سے تین ہزار معجزات ظاہر ہوئے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۷) ”روضہ آدم کہ تھا وہ  
نامکمل اب تک، میرے آنے سے ہوا کامل مجلہ برگ و بار“ (درغین) ”میں اور پیغمبر صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک ذات ہیں“ (ایک غلطی کا ازالہ) ”مطرح اس جسم کشف کیا تھا نہیں تھا۔ بلکہ وہ  
نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ اس قسم کے کشفوں میں خود مولف (میزبان) صاحب کہ خبر  
ہے“ (ازالہ اوہام)

”منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا : منم محمد واحد مجتبیٰ باشد۔ آدم نیز احمد مختار  
دریم جامہ پہنہ ابرار۔“ (پنجہ داد است بر نبی را جام۔ داد آں جام را مرا بتما م (درغین)  
مسیح شرب پیا کرتا تھا (کشتی نوح) (مسیح) ایک کھاؤ پیوئے عابدہ زاہدہ حق کا پرستار و کتبات  
در ابو ہریرہ جو غبی تھا۔ اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا (عجاز احمدی)  
**صحابہ کریم و اہل بیت**

”اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں  
اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کرے گا۔ اور مجھ میں اور تمہارے  
حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ مگر  
حسین و شہد کربلا کو یاد کرو۔ اب تک تم روتے ہو۔ سوچ لو۔ اور میں خدا کے فضل سے اس کے  
کنار عاطفت میں ہوں“ (عجاز احمدی ص ۱۷) ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم کی پیشگوئی کو پورا  
ہوتے نہ دیکھ کر (چند روز ابتلا میں رہے)“ (عجاز احمدی ص ۱۷) ”اے قوم شیعہ اس پر اصرار  
مت کرو۔ کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں مسیح کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو اس  
حسین سے بڑھ کر ہے“ (دافع البلاء ص ۱۳) ”بجائے (حسین میں) کچھ زیادتی نہیں۔ اور میرے  
پاس ملکی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔ اور میں خدا کا کشتہ ہوں مگر تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔“

”مگر اپنے معجزے سمند کے ریت کے ذروں کے برابر ظاہر کرتے ہیں۔  
”اس گستاخ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو کشف کیا۔ اور مطرح کو اعلیٰ درجہ کا کشف  
تاکہ خود بھی کئی دفعہ صاحب مطرح ہونے کا دعویٰ کر دیا  
”ان اشعار سے ثابت ہے کہ میرزا صاحب کو افضل المرسلین ہونیکا دعویٰ تھا۔ اور سیرنی کے کالات  
ان کی ذات میں جمع تھے۔ استغفر اللہ  
”یا کل فلتا اور افترا ہے۔“

پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر سے (اعجاز احمدی) : ”اگر کوئی صحابہ میں سے یہ سمجھ بیٹھا تھا۔ کہ ابن مریم سے ابن مریم ہی مراد ہے۔ تو تب بھی کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا“ (ازالہ صفحہ ۵۹) ”میں یہی سمجھوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا وہ ابو بکر کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ ابو بکر کیا۔ وہ تو بعض انبیاء سے بھی افضل ہے“ (از فصائل مثنوی) ”حق بات تو یہ ہے۔ کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔ اس نے جوش میں اگر غلطی کھائی۔ حضرت معاویہ بھی تو صحابی ہی تھے۔ جنہوں نے خطا پر حجم کر ہزاروں آدمیوں کے خون کرائے“ (ازالہ صفحہ ۵۹) ”یہ کیا جہالت ہے۔ کہ صحابہ کو بکلی غلطی اور خطا سے پاک سمجھا جائے“ (ازالہ صفحہ ۵۹)۔

صحیح مسلم میں نواس بن سیمان صحابی سے دجال و نزول مسیح علیہ السلام کے متعلق جو حدیث ہے اس کا یہ جواب دیا : ”بانی مبنی اس تمام روایت کا صرف نواس بن سیمان ہے اور کوئی نہیں ہے۔“ (ازالہ صفحہ ۵۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع جسمی کے بارے میں یعنی اس بارہ میں کہ وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا : ”(ازالہ و کام صفحہ ۵۹) ”دیکھا جا رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمان پر جسم کیسا تھ چڑھ اور پھر جسم کیسا تھ اتر آیا اس عقیدہ نہیں ہے۔ جس پر صدر اول کا اجماع تھا“ (ازالہ صفحہ ۵۹) ”حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عین بیداری میں آکر اس خاکسار کا سر سنی دان پر رکھ لیا۔“ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹)

## قرآن

قرآن خدا کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں : ”(حقیقۃ الوحی)“ ”مکہ مدینہ اور قادیان تین شہروں کا نام اعزاز سے قرآن میں درج ہے“ (کتاب البریہ) میں نے اپنے بھائی غلام قادر کو قرآن مجید میں انا انزلنا کہ قرآن من القادیان پڑھتے ہوئے

لے صحابہ کے وہی اقوال جو میرزا صاحب کے دعویٰ کے خلاف ہیں۔ اس سے مراد ہونگے۔ ورنہ صحابہ کے معوا غیر محدود اشخاص کے غلط سے غلط اور موضوع اور بالکل بغیر شرح اقوال پیش کر کے ان کو اپنی صداقت ثابت کرنے کی سعی کی ہے۔

گویا میرزا کے نزدیک صحابہ بھی جھوٹے تھے۔ اور حدیث اپنی طرف سے گھڑا کرتے تھے۔

میرزا صاحب فلسفہ و سائنس جدید کی آؤٹ لیٹر معراج جمانی کے منکر ہیں۔ جن لوگوں نے نبی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ علم حاصل کیا ہو۔ اور جن کی تعریف قرآن مجید کر رہا ہو وہ صحابہ کرام سے مشرف ہوئے ہوں۔ ان سے بڑھ کر ان کو بے سمجھ جانا۔

چونکہ موجودہ قرآن میں قادیان کا نام درج نہیں ہے۔ اس لئے ثابت نہ ہو کہ میرزا انہوں کے پاس کوئی اور قرآن

پڑھتے ہوئے سننا (ازالہ) قرآن مجید میں ان ہندوؤں کے خلاف جو کہ جوہر  
صرف و نحو غلط ہے۔ (حقیقۃ الوحی) +

اِنجی من بشنوم زوجی خدا + بخدا پاک دانش ز خطا

بھو قرآن منزہ اش و افم + از خطا باری ہمیں ست ایمانم (درشن)

مذہب کتاب الہی کی غلط تفسیروں نے موبیوں کو بہت خراب کیا ہے۔ اور ان کے دلی و دماغی  
قوی پر اثران سے پڑا ہے۔ اس زمانہ میں بلاشبہ کتاب الہی کے ضروری ہے۔ کہ اس کی نئی اور  
صحیح تفسیر کی جائے۔ کیونکہ حال میں جن تفسیروں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ نہ اخلاقی حالت کو درست  
کر سکتی اور نہ ایمانی حالت پر اثر ڈالتی ہے۔ بلکہ فطری سعادت اور نیک روشنی کے مزاحم ہو رہی  
ہے۔ (ازالہ ص ۷۷) ازالہ میں ایک مجذوب کی بڑی روح کی ہے کہ سچ لکھنا میں اگر قرآن  
کی غلطیاں نکالیں گے۔ (ازالہ ص ۷۸) قرآن شریف کفار کو سننا سن کر لعنت کرتا ہے۔ اور گندی  
گالیاں دیتا ہے (ازالہ ص ۷۹ محضاً) قرآن آسمان پر اٹھایا گیا تھا۔ میں قرآن کو دوبارہ  
لایا۔ (ازالہ بمجموعہ) +

### احادیث نبوی

ثابت ہوتا ہے۔ کہ ابتداء سے ہی حدیثوں کو بہت عظمت نہیں دی گئی۔  
اس لئے مناسب ہے کہ حدیث کیلئے قرآن کو نہ چھوڑا جائے۔ ورنہ  
ایمان ماننے سے بچا لینگا۔ ان الظن لا یغنی من الخی شینا۔ ماسوا اس کے اگر نہایت ہی نبی  
کریں۔ تو ان حدیثوں کو ظن کا مرتبہ دے سکتے ہیں۔ اور یہی محدثین کا مذہب ہے۔ اور ظن وہ  
ہے جس کیساتھ کذب کا احتمال لگا ہوا ہے۔ مسیح موعود کیلئے بخاری میں حکم کا لفظ آیا ہے۔  
حکم اس کو کہتے ہیں۔ کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے۔ اور اس کا فیصلہ

(مؤلف)

یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ تفسیر کے خلاف نئی تفسیر۔  
اس نئی تفسیر کا بھی نمونہ سن لیجئے۔ میرزا صاحب ازالہ ادا ص ۷۷ پر لکھتے ہیں۔ آیت ۱۸۱ علی ذہاب  
یہ فقہاء و فاضلین میں شہرہء کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ اس آیت کے اعداد سے ثابت ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ آیت  
موصوفہ بالایمان فرماتا ہے۔ کہ جب وہ زمانہ آئیگا۔ تو قرآن زمین پر سے اٹھایا جائیگا۔ یعنی انہیں ایمان میں کماؤں نے  
ناجاؤں و ناگوار لفظ سے سرکار آخری سے باوجود تک خوار کے درجیت ہونیکے مقابلہ کیا۔ حالانکہ یہ ان کے لئے جائز  
نہ تھا۔ ان لوگوں نے چروں و قزاقوں اور راسوں کی طرح اپنی محسن گوشت پر حملہ کرنا۔ اور اس کا نام جہاد رکھا۔ پس اس  
حکم پر علم کا قرآن مجید میں بیان فرما کر شہرہء میں میرزا صاحب پر اٹھایا جائیگا۔ یہی معنی رکھتا ہے۔ (ازالہ ص ۷۸)  
سورۃ فاتحہ میری صلاحت کا ان ہے۔ کیونکہ اس میں الحمد کا لفظ موجود ہے جس سے میرزا صاحب مستثنیٰ پیدا ہے +

گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناظر سمجھا جائے " (اعجاز احمدی ص ۲۹) "ہاں تا سیدی طو پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کر سکتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح چیلنج دیتے ہیں " (اعجاز احمدی ص ۳۰)

"ہم نے اس سے لیا جو وحی و قیوم اور واحد لا شریک ہے۔ اور تم کو مژدوں سے روایت کرتے ہو " (اعجاز احمدی ص ۳۱) "ہم نے دیکھ لیا اور تم اپنے راویوں کا ذکر کرتے ہو۔ اور کیا قصے دیکھنے والے کے مقابل پر کچھ چیز ہیں۔ (اعجاز احمدی ص ۳۲)

"جو شخص حکم ہو کر آیا۔۔۔ اس کا اختیار ہے۔ کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے۔ خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔" (تحفہ گوئیوہ ص ۳۱) "کیوں جائز نہیں کہ راویوں نے عمدتاً یا سہواً بعض احادیث کی تبلیغ میں خطا کی ہو " (ازالہ ص ۳۵) "مدیاں محمود احمد موجودہ خلیفہ قادیان الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۱۵ء میں لکھتا ہے۔ "میں موعود (میرزا) سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی۔"

"میرزا لکھتا ہے۔" ابام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ اور چوبیس کی طرح میری بنی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں " (ازالہ ص ۳۶) "سلف خلف کے لئے بطور وکیل کے ہیں اور ان کی شہادت آبیوالی ذریت کو ماننی پڑتی ہے۔ (ازالہ ص ۳۷) "وہ کسی معتبر عالم کا کتاب میں لکھ دینا قابل اعتماد ہے " (ازالہ ص ۳۸) "وہ گوجالی طور پر قرآن۔ اکمل و اتم کتاب ہے مگر ایک حصہ کثیرہ کا اور طریقہ عبارات وغیرہ کا مفصل اور مبسوط طور پر احادیث سے ہم نے لیا ہے " (ازالہ ص ۳۹) "دکایہ اندھیر کی بات نہیں کہ محدثین کی تنقید اور توشیح اور غلطی کی

لے مگر دوسری طرف جب نیچوں سے واسطہ پڑا اور نیچوں نے کہہ دیا۔ کہ میں موعود کی ضرورت نہیں اور میں موعود کا کوئی ذکر قرآن میں نہیں ہے۔ تو کہنے لگے۔ "اور اصل حقیقت یہ ہے کہ خدا کا کلام سمجھنا مشکل ہے " (اعجاز ص ۳۹)۔ اور جب ضرورت پڑی تو موضوع۔ ضعف اور متروک احادیث سے بھی کام نکال لیا۔ لے مذکورہ بالا حوالوں سے قارئین نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ یہ علماء کون تھے۔ جو کتر تا تو درکنار ترویج کی ڈگری میں احادیث کو ڈال رہے تھے۔ نور الدین عبد اللہ حسن امروہی وغیرہ میرزا کی مولیوں نے اسلام کے گھر کو بدل ڈالا۔ لے یہی جہاں اپنے مطلب کے موافق کوئی غلط اور موضوع قول کسی آدمی کا اسے نقل کر دیا۔ اور جہاں مطلب نکلتا نہ دیکھا۔ وہ صحیح احادیث کو بھی ٹھکرا دیا۔ لے در غلو را حافظہ ناسخ۔ ابھی حدیث کو حق کا درجہ دے رہے تھے۔ ابھی تو یقیناً شروع کر دیں۔

نجاہ سے دیکھا جائے۔ گویا ان سب کا لکھا ہوا نوشتہ تقدیر ہے۔ (تحفہ گولڑیہ ص ۴۱)

”محمد شین سے بعید تھا۔ کہ وہ ایک حدیث کو اپنے صحاح میں داخل کرتے باوجود اس بات کے وہ جانتے تھے۔ کہ وہ حدیث بے اصل ہے۔ کیا تو کو اسی دیتا ہے۔ کہ دارقطنی اور تمام راوی اس حدیث کے اور تمام وہ لوگ جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا۔ اور حدیث میں ملا۔ اول زمانہ سے اس زمانہ تک مفسد اور فاسق ہی گذرے ہیں۔ اور صالح آدمی نہیں تھے۔“ (نور الحق حصہ دوم ص ۱۸) اور اہل حدیث خوب جانتے ہیں۔ کہ صرف محدثین کا

کافتنی قطعی طور پر کسی حدیث کے صدق یا کذب کا مدار نہیں ٹھہر سکتا۔ ضمیمہ انجام اٹھ

”چھوڑ کر قرآن کو آٹا رہ مخالف پر ہے سر یہ مسلم اور بخاری کا ملاحق کا بار  
جب کہ ہے امکان کذب بکروئی اخباریں پھر حاکت ہے کہ رکھیں سب انہیں پرخصا  
جیکہ ہم نے نور حق دیکھا ہم اپنی آنکھ سے جیکہ خود وحی خدا نے دی خبر یہ بار بار  
پھر یقین کو چھوڑ کر کیونکر گمانوں پر چلیں خیر کہو رویت ہی بہتر یا نقول پر غبار  
تفرقہ اسلام میں لفظوں کی کثرت ہوئی جس سے ظاہر ہے کہ راہ نقل ہی بے اعتبار  
(درمیں)

میرزا علی تعلیم کا خلاصہ

یہ گورنمنٹ ہندوستان میں داخل ہوتے ہی ایک روحانی مگر مری اور حق کی تلاش کا اثر ساتھ لائی ہے۔ اور بلاشبہ یہ اس ہمدردی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ جو ہماری ملکہ منظمہ قسیرہ ہند کے دل میں برٹش انڈیا کی رعیت کی نسبت مرکز سے (تحفہ قیصر) سوہا کے لئے جتا باری تعالیٰ جل جلالہ نے دولت برطانیہ کو نہایت ہی مبارک کیا۔ کہ ہم اس یا برکت سلطنت میں اس ناچیز دنیا کی صد زنجیروں اور اس کے فانی تعلقات سے فارغ ہو کر بیٹھ گئے۔ اور خدا نے ہمیں ان امتحانوں اور آزمائشوں سے بچایا۔ کہ جو دولت اور حکومت۔ ریاست اور مارت کی حالت میں پیش آتے۔ اور روحانی حالتوں کا ستیا ناس کرتے ہیں (تحفہ قیصر)

۱۔ حکومت و سلطنت کا چھین جانا۔ اور اقیار کا غلام ہونا بھی میرزا صاحب کے مذہب میں خواہ کی طرف سے انعام ہے (موقف)

نوٹ۔ مگر اپنی مسیحیت کے ثبوت میں انزالہ کے صفحہ ۱۸ پر ایک مجزوب کا غیر شرح اہام نقل کیا ہے۔ جس نے راویوں میں بٹھا کر اس پٹواری۔ بڑا جھوٹ۔ سوچا بھگت۔ کے نام مخرج ہیں۔ مزہب کی حدیث کی کتاب سیرۃ امجدی میں بڑے بڑے محرز راوی ہیں۔ مثلاً بیان کیا چھ سے سرور و بڑا سنگ سے لے۔



خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے۔ جیسا کہ اس کا شکر کرنا سوا اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں۔ یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں۔ تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا کیا۔ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے۔ اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں۔ یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے۔ کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کیساتھ بے سرکریہ اس کے شکر گزار اور فرمانبردار بنے رہو۔ سوا اگر ہم۔۔۔۔۔ گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں۔ تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔ اس صورت میں ہم سے زیادہ بددیانت کون ہوگا۔ (شہادۃ القرآن منیمہ ص ۷)۔ گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہ سلطنت مسلمانوں کیلئے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے۔ خداوند کریم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کیلئے ایک باران رحمت بھیجا ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے۔ (شہادۃ القرآن ص ۱۱) پس حقیقت میں خداوند کریم و رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک باران رحمت بھیجا ہے۔ جس سے پودہ اسلام کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز ہوتا جاتا ہے۔ (شہادۃ القرآن ص ۱۱) سو اس عاجز نے جس قدر انگریزی گورنمنٹ کا شکر ادا کیا ہے۔ وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہیں کیا۔ بلکہ قرآن شریف۔ اور احادیث نبوی کی ان بزرگ تاکیدوں نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہیں۔ مجھ کو اس شکر ادا کرنے پر مجبور کیا ہے۔ (شہادۃ القرآن ص ۱۱) دو میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے۔ کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں۔ اور دل کی سچائی سے اس کے مطیع رہیں۔ (ضرورۃ الامام ص ۱۱) اسلامی

۱۔ کیا کوئی میزائل قرآن کی کسی آیت سے یہ صاف حکم دکھا سکتا ہے۔ ۲۔ (مؤلف)  
۲۔ اس سے مراد غالباً قادیانی دھرم ہوگا۔ (مؤلف)

سلاطین کا وجود اسلام کے حق میں بڑی مصیبت ہے۔ اور دین کے لئے ان کے دین سختی منحوس ہیں۔ ان عیش پسند بادشاہوں کا وجود مسلمانوں پر بھاری غصہ ہے۔ جو ناپاک کیڑوں کی طرح زمین پر لگ گئے (ابھری و تبصرۃ لمن یزی)

”سلطان روم کی نسبت سلطنت انگریزی سے زیادہ وفاداری اور اطاعت دکھانی چاہیے۔ اس سلطنت کے ہمارے سر پر وہ حقوق ہیں۔ جو سلطان کے نہیں ہو سکتے ہرگز نہیں ہو سکتے (کشف الغطاء ص ۷) دردیکھو میں حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اب تلوار سے جہاد کا خاتمہ ہے۔ مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی۔ بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے (رسالہ جہاد ص ۷)“

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں ہے + بھید اس میں ہو یہی کہ وہ طہت نہیں رہی یہ حکم سن کے جو بھی لڑائی یہ جائے گا + وہ کافروں کی سخت ہزیمت اٹھائے گا۔ (درشن)  
فی الحکم الہی اودع هذا الدین لیتر هذا المہدین ہوا لجمہاد الذی امر بہ  
فی صدر ذین الاسلام شرفی عنہا فی هذه الايام ط (تحفہ گوڑویہ شہداء)  
تحفہ گوڑویہ ص ۲ پر یوں گویا فرمائی کرتے ہیں۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال + دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال  
اب انبیاء مسیح جو دین کا امام ہے + دین کے تمام جنگوں کا اب ختم ہے  
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے + اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے  
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہو اب جہاد + منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد  
جب حضرت مسیح علیہ السلام کو اس زہری ہوا کا پتہ لگ گیا جو عیسائیوں میں چل رہی تھی۔ تو آپ کی روح نے آسمان سے اتارنے کے لئے حرکت کی اور یاد رکھو کہ

۱۔ جنگ یہ سلاطین یورپ کی استعماری حکمت عملی میں سنگ گراں ثابت ہو رہے تھے۔ اور عزرائیل کے آقا یان کی نظروں میں خارش کس طرح کھٹک رہے تھے۔ اس لئے ان کی برائی کئی جگہ میرزا نے اپنی کہت میں کی ہے (مذہب مولف) ۲۔ اس سے ثابت ہوا کہ میرزا کو ناجائز شریعت محمدیہ ہونیکا دعویٰ تھا۔ جہاد کا حکم اس کے زمانہ میں منسوخ ہو گیا تھا۔ یعنی میرزا کہتا ہے۔ کہ جہاد جس کا حکم ابتدائے زمانہ اسلام میں تھا۔ وہ اس زمانہ کے آخر سے اس سے منسوخ کیا گیا ہے +

روح میں ہی ہوں۔ (آئینہ کمالات ص ۱۵۷) جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا۔ حضرت موسیٰ کی وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا۔ اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا۔ (اربعین ص ۱۱۳ و ۱۱۵) دوسرے وقت میں خدا نے حج کو جانا بند کر دیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۹۸)

مہندو بھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مان  
 لیں۔ تو میں سب پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے  
 پر تیار ہوں۔ کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ

عقائد کی سو اگرتی تبادله  
(مجموعہ)

ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے۔ اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے۔“ (پیغام صلح ص ۲۵) ”(اے اہل اسلام) اگر آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کرو گے۔ تو اب ہی ہندو لوگ بھی اپنے بجل کو دور کر کے ہمارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کر لیں گے۔ یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال کریں۔“ (پیغام صلح ص ۲۵)

دوسرا وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔“ (پیغام صلح ص ۲۵) ہم نے خدا سے فرکر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں (ایضاً ص ۲۵)

میرزا صاحب تینا سچ کے قائل تھے +  
اور تاریخ شریعت محمدیہ تھے۔ لہذا میرزا کیوں کہ یہ کہنا کہ ان کا جوئی  
میرزا صاحب اربعین طے صفر پر لکھتے ہیں۔ یہ بھی تو سچ کہ  
نعمت محمد امروہی بیان کرتے۔ اور اپنی اہمت کیلئے ایک قانون  
کے رو سے بھی کیا مخالف لازم ہو۔  
بیت ثابت ہے کہ میرزا صاحب آریہ  
القدر الہامی کتاب میں



## میرزا صاحب کی خدمات اسلام

”مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی۔ کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد

اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے۔ گوئنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اس گوئنٹ کی سچی اطاعت کرے۔ اور دل سے اس دولت کا شکریہ ادا کرے اور دعا کرے۔ اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں میں فارسی عربی۔ میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بخوبی شائع کر دیں۔ اور روم کے پایتخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ..... ممکن تھا۔ اشاعت کر دی گئی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیال چھوڑ دیئے۔ جو ناقص ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھے ظہور میں آئی۔ کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکتا۔ اور میں اس قدر خدمت کر کے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں۔ اس محسن گوئنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا۔ (ستارہ قیصر صفحہ ۱۰۰) میں تمام امراء کی خدمت میں بطور عام اعلان کے لکھتا ہوں۔ کہ اگر ان کے عزیز بانیں مردیں شامل ہو تو وہ اپنے مقاصد اور مہمات اور مشکلات کو اس غرض سے میرے طرے لکھیں کہ وہ مطلب پورا ہونے کے وقت کہاں تک ہمیں اسلام کی راہ میں مالی مدد دیں گے میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ بشرطیکہ تقدیر میرم نہ ہو۔ ضرور خدا تعالیٰ میری دعا سنے گا۔ (برکات الدعاء صفحہ ۳) ”میرے آنے سے اور میرے دعوے کے

۱۔ کیا کسی نبی یا ولی نے دعائیں فروخت کیں ہیں۔

۲۔ یہ شرط خوب لگائی ہے۔ اس اشتہار کو دیکھو

میرزا صاحب نے وصول کر لیا کسی کا اگر

بتا دی نہ ہوئی۔ تو کہہ دیا کہ تقدیر نہ

بتا دیا۔